حکمرانی کے آفاقی اصول

مکتوب امام علی علیہ السلام

بنامِ

مالک اشتر

مرکز افکار اسلامی

کتاب سے ہر قسم کے استفادہ کی اجازت ہے۔

نام کتاب: حکمرانی کے آفاقی اصول
اہتمام: مرکز افکار اسلامی پاکستان
تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ
(فروری ۲۰۲۶ء)
ناشر: مرکز افکار اسلامی

خط و کتابت اور کتاب حاصل کرنے کے لیے رجوع کریں

مرکز افکار اسلامی
پوسٹ بکس نمبر 621، راولپنڈی، پاکستان
Email:afkareislami@yahoo.com
www.afkareislami.com

انتساب

بانیٔ پاکستان

قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کی محنت سے اللہ سبحانہ نے ہمیں

ملکِ پاکستان جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی۔

عہد نامہ (۵۳)

وَ مِنْ عَهْدٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَتَبَهٗ لِلْاَشْتَرِ النَّخَعِيِّ لَمَّا وَلَّاهُ عَلٰى مِصْرَ وَ اَعْمَالِهَا حِيْنَ اضْطَرَبَ اَمْرُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَ هُوَ اَطْوَلُ عَهْدٍ وَّ اَجْمَعُ كُتُبِهٖ لِلْمَحَاسِنِ.

عہد نامہ حضرت علی علیہ السلام بنام مالک اشتر

اس دستاویز کو حضرت علی علیہ السلام نے مالکِ اشتر نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اس وقت تحریر فرمایا جب محمد ابن ابی بکر کے حالات کے بگڑ جانے پر انھیں مصر اور اس کے اطراف کی حکومت سپرد کی۔ یہ سب سے طویل عہد نامہ اور امیر المومنین علیہ السلام کے توقیعات میں سب سے زیادہ محاسن پر مشتمل ہے۔

فہرست مطالب

پیش لفظ	۷
{۱} تقویٰ و کردار سازی	۱۵
{۲} عمل صالح اور لوگوں کی دیکھ بھال	۱۵
{۳} حاکم اور افسر کا لوگوں کے ساتھ طرز سلوک	۱۷
{۴} تکبر و کبریائی، حکومت اور اقتدار کی آفت	۱۹
{۵} انصاف کی رعایت اور ظلم سے اجتناب	۱۹
{۶} اصل طاقت عوام ہیں نہ کہ خواص	۲۱
{۷} خواص کی بعض برائیاں اور عوام کی کچھ خوبیاں	۲۱
{۸} چغل خوروں اور خوشامدیوں کی حوصلہ شکنی	۲۱
{۹} نا اہل مشیر	۲۳
{۱۰} اچھے وزراء و مشیران کی خصوصیات	۲۳
{۱۱} اچھی حکمرانی اور عوام پر اعتماد	۲۵
{۱۲} اچھی روش کی پاسداری	۲۷
{۱۳} علماء و دانشوروں سے رابطہ	۲۷
{۱۴} عوام کے سات طبقات	۲۷
{۱۵} ریاست کے مختلف طبقات کا کردار	۲۹
الف: فوج اور ٹیکس افسران	۲۹
ب: عدلیہ، گورنر اور بیوروکریٹ	۲۹

	ج: تاجر اور صنعتکار	۲۹
	د: فقراء ومساکین	۳۱
{۱۶}	(I) مسلح افواج	۳۱
{۱۷}	(II) عدلیہ	۳۵
{۱۸}	(III) حکومتی اہلکار	۳۷
{۱۹}	(IIII) ٹیکس	۳۹
{۲۰}	(V) بیوروکریسی	۴۳
{۲۱}	(VI) تاجر اور صنعتکار	۴۵
{۲۲}	(VII) پسماندہ طبقہ	۴۷
{۲۳}	کھلی کچہری اور مظلوموں کی دادرسی	۴۹
{۲۴}	مسائل کا فوری حل اور بروقت فیصلے	۴۹
{۲۵}	حاکم کا اللہ سے رابطہ	۵۱
{۲۶}	حاکم کی عوام سے دوری کے نقصانات	۵۱
{۲۷}	مساوات وانصاف	۵۳
{۲۸}	صلح پسندی اور معاہدوں کی پابندی	۵۵
{۲۹}	خونریزی سے اجتناب	۵۷
{۳۰}	خود پسندی سے پرہیز	۵۹
{۳۱}	احسان جتلانے اور جھوٹے وعدوں سے اجتناب	۵۹
{۳۲}	موقع شناسی اور حقیقت پسندی	۵۹
{۳۳}	اختیارات کے غلط استعمال اور بے جا غصے سے پرہیز	۶۱
{۳۴}	بزرگوں کے تجربات اور اقوال سے استفادہ	۶۱
{۳۵}	کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے امداد کی درخواست	۶۳

پیش لفظ

﴿اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی﴾
عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب تر ہے۔[۱]

مملکتِ خداداد پاکستان کی تشکیل کے وقت بانئ پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں کیسا نظامِ حکومت تھا، اس کی ایک جھلک برصغیر کے مشہور دانشور اور خطیب علامہ رشید ترابی نے اپنے ایک بیان میں یوں پیش کی:

قائد اعظم مرحوم نے ۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ہندو پاکستان کے بعد فوراً مجھے یہاں طلب کیا تھا اور کراچی میں میرے قیام کے واسطے کارٹن ہوٹل میں کچھ کمرے لیے گئے تھے۔ مجھ سے یہ خواہش کی گئی تھی کہ میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا خط جو مالک اشتر کے نام ہے، اس کا انگریزی میں ترجمہ کروں۔ چنانچہ میں نے یہیں یہ کام شروع کیا۔۔۔[۲]

یہ مکتوب قائد اعظم کے حکم پر اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ترجمہ ہوا اور دسمبر ۱۹۴۷ء میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ ہم یہاں اس مکمل مکتوب کو عربی اور اردو میں پیش کر رہے ہیں اور اس کا انگلش ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

اس عہد نامہ میں کیا ہے؟ وہ آپ خود مطالعہ سے جان سکیں گے۔ حقیقت میں یہ خط "میثاقِ مدینہ" یا "ریاستِ مدینہ" کے دستور کی جامع تشریح ہے۔ یہ خط حضرت علی علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور مواعظ پر مبنی کتاب "نہج البلاغہ" میں مکتوب نمبر ۵۳ ہے۔ اس خط میں نظامِ حکومت کو کس گہرائی سے بیان کیا گیا اس بارے میں ایک عیسائی

---

[۱] سورۂ مائدہ، آیت ۸۔

[۲] ملاحظہ فرمائیں: (The biogaraghi of allama Rasheed turabi in his own vice).

عرب دانشور لکھتے ہیں:

"اقوامِ متحدہ کے منشور" اور "حقوقِ انسانی کے اعلامیہ" میں کوئی ایسا عنوان نہیں جس کی نظیر علی علیہ السلام کے دستور میں نہ پائی جاتی ہو، بلکہ حضرتؑ کے دستور میں اس سے بہتر اور بالاتر چیزیں موجود ہیں۔ میرے نزدیک دونوں دستوروں میں چار نمایاں فرق ہیں:

اول یہ کہ: اقوامِ متحدہ کے منشور کو دنیا کے ہزاروں عقلمندوں نے مرتب کیا جو تمام ملکوں سے اکٹھے ہوئے تھے لیکن دستورِ علوی کو صرف ایک ذات نے تحریر کیا اور وہ ہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

دوسری یہ کہ: علی علیہ السلام اس سے چودہ سو سال پہلے تشریف لائے تھے۔

تیسری یہ کہ: اقوامِ متحدہ کا منشور وضع کرنے والے یا درحقیقت اس کا مواد اکٹھا کرنے والوں نے اپنی اس قدر خودستائی کی کہ لوگ سنتے سنتے تھک گئے اور پھر لوگوں کے کاندھوں پر ہزاروں احسانات کا بارگراں بھی لادا گیا، لیکن علی علیہ السلام نے بارگاہِ خداوند میں خضوع وخشوع اور لوگوں میں فروتنی اختیار کی۔ نہ اپنی برتری چاہی، نہ بزرگی تلاش کی۔

چوتھی وجہ جو ان تینوں سے اہم ہے یہ کہ: اقوامِ متحدہ میں سے جنہوں نے حقوقِ انسانی کے منشور مرتب کرنے میں شرکت کی خود اس کو تسلیم کیا کہ اکثر نے خود ہی اس کو توڑ دیا اور اس عہد نامے کو پارہ پارہ کرنے اور ان حقوق کو باطل کرنے کے لیے لڑائی کے میدانوں میں فوجیں اتار دیں، لیکن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جس مقام پر قدم رکھا، جس موقع پر بات کہی اور جس وقت نیام سے تلوار نکالی، ہمیشہ جور و استبداد کا پردہ چاک کیا، ظلم وستم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور زمین کو ہموار کیا تا کہ اس پر

آسانی سے قدم بڑھائے جاسکیں۔ یہاں تک کہ انسانی حقوق کا دفاع کرتے ہوئے درجہ شہادت پر فائز ہوئے، باوجودیکہ آپؑ اپنی زندگی میں ہزاروں بار شہید ہوچکے تھے۔[1]

اس خط کی اہمیت اقوامِ متحدہ کے سابقہ سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے اس بیان سے بھی واضح ہوتی ہے جس میں انہوں نے کہا:

پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چوتھے خلیفہ امام علی علیہ السلام نے مصر کے گورنر کو حکم دیا کہ تمام امور میں رحمت ورافت کو مدنظر رکھنا اور کہا:

''تمہارے نزدیک محبوب ترین ذخیرہ نیک اعمال کا ذخیرہ ہونا چاہیے۔۔۔ رعایا کے لیے اپنے دل کے اندر رحم ورافت اور لطف ومحبت کو جگہ دو۔ ان کے لیے پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بن جاؤ کہ انہیں نِگل جانے ہی کو غنیمت سمجھنے لگو۔ اس لیے کہ رعایا میں دو قسم کے لوگ ہیں: ایک تو تمہارے دینی بھائی اور دوسرے تمہارے جیسی مخلوقِ خدا''۔[2]

اقوامِ متحدہ کی ''عرب ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ ۲۰۰۲ء کے صفحہ ۱۰۷ پر حضرت امام علی علیہ السلام کے کلام سے چھ نکات نمونے کے طور پر درج کیے گئے ہیں اور ان میں چھٹا نکتہ اسی خط سے لیا گیا، جہاں حضرت علی علیہ السلام چیف جسٹس کے انتخاب کا طریقہ کار بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''پھر یہ کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لیے ایسے شخص کو منتخب کرو جو تمہارے نزدیک تمہاری رعایا میں سے سب سے بہتر ہو، جو واقعات کی پیچیدگیوں سے دل تنگ نہ ہوجاتا ہو اور نہ جھگڑنے والوں

---

[1] ندائے عدالتِ انسانی، جورج جرداق، ص ۱۸۸۔

[2] اقوام متحدہ ویب سائٹ، گفتگو کوفی عنان، ۹ دسمبر ۱۹۹۷ء۔

کے رویہ سے غصّہ میں آتا ہو۔۔۔‘‘ [۱]

اس آفاقی دستاویز کی عظمت ورفعت اور گہرائی وگیرائی کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے قریبی ساتھی اور عربی رسالہ ثقافۃ الہند کے مدیر اعلیٰ عبدالرزاق ندوی ملیح آبادی لکھتے ہیں:

یہ نہایت قیمتی دستاویز ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں نہ کالج تھے نہ یونیورسٹیاں، علمِ سیاست مدوّن ہوا تھا نہ عربوں کو حکمرانی کا تجربہ تھا، اس پر بھی امیر المومنین علیہ السلام نے انتہائی اختصار و بلاغت سے حکمرانی اور سیاستِ مدن کے جو اصول اس تحریر میں جمع کر دیے ہیں، آج بھی ان سے متمدن حکمران مستغنی نہیں ہو سکتے۔ [۲]

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ساڑھے چار سالہ دورِ حکومت میں اس تفصیلی دستور العمل کے علاوہ اپنے عمل اور اپنے گورنروں اور دوسرے عہدہ داروں کو دیے جانے والے احکامات کے ذریعہ اسلام کے نظامِ حکومت وعدل کا ایک روشن آئینہ پیش فرمایا ہے۔

اس کتاب میں سیاست علوی کی وضاحت مقصود نہیں، بلکہ فقط مالک اشتر کو لکھے گئے آپؑ کے خط کو پیش کرنا مطلوب ہے۔ صاحبانِ ذوق اور حق کے متلاشی اس سلسلے میں آپؑ کی تعلیمات وارشادات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے آپؑ کے ارشادات پر مبنی کتاب نہج البلاغہ کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

یہاں اختصار سے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

۱۔ اپنے دورِ خلافت میں زکوٰۃ وصدقات کی وصولی پر حکومتی اہلکاروں کا تقرر کرتے وقت یہ ہدایت نامہ تحریر فرمایا:

---

[۱] United Nations Development Programme (UNDP), Arab human development report 2002: Box 7.3, p. 107

[۲] نہج البلاغہ، مکتوب ۵۳، ترجمہ مولوی عبدالرزاق خان ملیح آبادی، ص ۸۱۹

''جس کے سپرد مال کرو اسے سمجھا دینا کہ وہ اونٹنی اور اس کے دودھ پیتے بچے کو الگ الگ نہ رکھے اور نہ اس کا سارے کا سارا دودھ دوہ لے کہ بچے کے لیے ضرر رسانی کا سبب بنے، اونٹنیوں میں سواری کرنے اور دوہنے میں انصاف و مساوات سے کام لینا''۔[۱]

۲۔ حضرت محمد ابن ابی بکر کو جب مصر کی حکومت سپرد کی تو فرمایا:

''لوگوں سے انکساری سے ملنا، ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا، کشادہ رُوئی سے پیش آنا اور سب کو ایک نظر سے دیکھنا، تاکہ بڑے لوگ تم سے اپنی ناحق طرفداری کی امید نہ رکھیں اور چھوٹے لوگ تمہارے عدل و انصاف سے ان بڑوں کے مقابلے میں ناامید نہ ہو جائیں''۔[۲]

۳۔ بصرہ کے گورنر کسی ایسی دعوت پر چلے گئے جس میں صرف ثروت مند لوگ مدعو تھے تو ان کی سرزنش کرتے ہوئے ان کے نام خط میں تحریر فرمایا:

''مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بصرہ کے جوانوں میں سے ایک نے تمہیں کھانے پر بلایا اور تم لپک کر پہنچ گئے، رنگا رنگ کے عمدہ عمدہ کھانے تمہارے لیے چن چن کر لائے جا رہے تھے اور بڑے بڑے پیالے تمہاری طرف بڑھائے جا رہے تھے۔ مجھے امید نہ تھی کہ تم ایسی دعوت قبول کر لو گے جہاں سے فقیر و نادار دُور رکھے گئے ہوں اور دولت مند مدعو ہوں، جو لقمے چباتے ہو انہیں دیکھ لیا کرو اور جس کے لیے شبہ بھی ہو اسے چھوڑ دیا کرو''۔[۳]

---

[۱] نہج البلاغہ، مکتوب ۲۵۔
[۲] نہج البلاغہ، مکتوب ۲۷۔
[۳] نہج البلاغہ، مکتوب ۴۵۔

۴۔ آپؑ کے دورِ خلافت میں آپؑ کے سگے بھائی جناب عقیلؑ نے سخت فقر و فاقہ کی حالت میں بیت المال سے گندم کے چند کلو اضافی مانگے تو آپؑ نے انکار کر دیا اور فرمایا:

"خدا کی قسم مجھے کانٹے دار جھاڑیوں پر جاگتے ہوئے رات گزارنا اور طوق و زنجیر میں قید کر کے گھسیٹا جانا، اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں نے کسی بندے پر ظلم کیا ہو"۔[۱]

۵۔ شہادت سے چند دن پہلے اسلامی فوج کے سامنے آپؑ کی زندگی کے آخری خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ کے صحابی نوف بکالی آپؑ کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں:

آپؑ کوفہ میں ایک پتھر پر کھڑے تھے، آپؑ کے جسم پر اونی لباس تھا، تلوار کا نیام کھجور کے پتوں کا تھا اور پیروں میں جوتے بھی کھجور کے پتوں کے تھے اور سجدوں کی وجہ سے پیشانی یوں معلوم ہوتی تھی جیسے اونٹ کے گھٹنے پر کا گھٹا"۔[۲]

ہاں یہ ہیں اسلامی حکومت کے حکمران اور یہ ہے ان کی ذاتی زندگی۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیماتِ قرآن اور سیرتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمیں ذاتی و معاشرتی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی سعادت عطا کرے۔

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ

مقبول حسین علوی

مرکز افکارِ اسلامی پاکستان

---

۱ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۲۲۱۔

۲ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۱۸۰۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدائے رحمن رحیم

هٰذَا مَآ اَمَرَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَالِكَ بْنَ الْحَارِثِ الْاَشْتَرَ، فِيْ عَهْدِهٖٓ اِلَيْهِ حِيْنَ وَلَّاهُ مِصْرَ: جِبَايَةَ خَرَاجِهَا، وَ جِهَادَ عَدُوِّهَا، وَ اسْتِصْلَاحَ اَهْلِهَا، وَ عِمَارَةَ بِلَادِهَا.

{١}

اَمَرَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَ اِيْثَارِ طَاعَتِهٖ وَ اتِّبَاعِ مَآ اَمَرَ بِهٖ فِيْ كِتَابِهٖ: مِنْ فَرَآئِضِهٖ وَ سُنَنِهٖ، الَّتِيْ لَا يَسْعَدُ اَحَدٌ اِلَّا بِاتِّبَاعِهَا، وَ لَا يَشْقٰى اِلَّا مَعَ جُحُوْدِهَا وَ اِضَاعَتِهَا، وَ اَنْ يَّنْصُرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بِقَلْبِهٖ وَ يَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ، فَاِنَّهٗ جَلَّ اسْمُهٗ قَدْ تَكَفَّلَ بِنَصْرِ مَنْ نَّصَرَهٗ، وَ اِعْزَازِ مَنْ اَعَزَّهٗ.

وَ اَمَرَهٗٓ اَنْ يَّكْسِرَ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّهَوَاتِ، وَ يَزَعَهَا عِنْدَ الْجَمَحَاتِ، فَاِنَّ النَّفْسَ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ اللّٰهُ.

{٢}

ثُمَّ اعْلَمْ يَا مَالِكُ! اَنِّيْ قَدْ وَجَّهْتُكَ اِلٰى بِلَادٍ قَدْ جَرَتْ عَلَيْهَا دُوَلٌ قَبْلَكَ مِنْ عَدْلٍ وَّ جَوْرٍ، وَاَنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ مِنْ اُمُوْرِكَ فِيْ مِثْلِ مَا كُنْتَ تَنْظُرُ فِيْهِ مِنْ اُمُوْرِ الْوُلَاةِ قَبْلَكَ، وَ يَقُوْلُوْنَ فِيْكَ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْهِمْ.

یہ وہ فرمان جو بندہ خدا، امیر المومنین علیہ السلام نے مالک ابن حارث اشتر کے نام لکھا ہے جب انھیں مصر کا گورنر مقرر کر کے روانہ کیا اور انھیں ٹیکس کی جمع آوری، دشمن سے جہاد، رعایا کی فلاح و بہبود اور شہروں کی آبادکاری (جیسے اہم) حکومتی امور سونپے۔

{۱} تقویٰ و کردار سازی

انھیں حکم ہے کہ اللہ کا خوف کریں، اس کی اطاعت کو مقدم سمجھیں اور جن فرائض و سنن کا اس نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے، ان کا اتباع کریں کہ انھی کی پیروی سے سعادت اور انھی کے ٹھکرانے اور برباد کرنے سے بدبختی دامن گیر ہوتی ہے۔ اور یہ کہ اپنے دل، اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے اللہ کی نصرت میں لگے رہیں۔ کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے ذمہ لیا ہے کہ جو اس کی نصرت کرے گا، وہ اس کی مدد کرے گا اور جو اس کی حمایت کے لیے کھڑا ہو گا، وہ اسے عزت و سرفرازی بخشے گا۔

اس کے علاوہ انھیں حکم ہے کہ وہ نفسانی خواہشوں کے وقت اپنے نفس کو کچلیں اور اس کی منہ زوریوں کے وقت اسے روکیں، کیونکہ نفس برائیوں ہی کی طرف لے جانے والا ہے، مگر یہ کہ خدا کا لطف و کرم شاملِ حال ہو۔

{۲} عمل صالح اور لوگوں کی دیکھ بھال

اے مالک! اس بات کو جانے رہو کہ تمھیں ان علاقوں کی طرف بھیج رہا ہوں کہ جہاں تم سے پہلے عادل اور ظالم کئی حکومتیں گزر چکی ہیں اور لوگ تمھارے طرزِ عمل کو اسی نظر سے دیکھیں گے جس نظر سے تم اپنے اگلے حکمرانوں کے طور طریقے کو دیکھتے رہے ہو اور تمھارے بارے میں بھی وہی کہیں گے جو تم ان حکمرانوں کے بارے میں کہتے ہو۔

وَ اِنَّمَا يُسْتَدَلُّ عَلَى الصّٰلِحِيْنَ بِمَا يُجْرِى اللهُ لَهُمْ عَلٰٓى اَلْسُنِ عِبَادِهٖ. فَلْيَكُنْ اَحَبَّ الذَّخَآئِرِ اِلَيْكَ ذَخِيْرَةُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ. فَامْلِكْ هَوَاكَ. وَ شُحَّ بِنَفْسِكَ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَكَ. فَاِنَّ الشُّحَّ بِالنَّفْسِ الْاِنْصَافُ مِنْهَا فِيْمَآ اَحَبَّتْ اَوْ كَرِهَتْ.

{٣}

وَ اَشْعِرْ قَلْبَكَ الرَّحْمَةَ لِلرَّعِيَّةِ وَ الْمَحَبَّةَ لَهُمْ وَ اللُّطْفَ بِهِمْ، وَ لَا تَكُوْنَنَّ عَلَيْهِمْ سَبُعًا ضَارِيًا تَغْتَنِمُ اَكْلَهُمْ. فَاِنَّهُمْ صِنْفَانِ: اِمَّا اَخٌ لَّكَ فِي الدِّيْنِ وَ اِمَّا نَظِيْرٌ لَّكَ فِي الْخَلْقِ. يَفْرُطُ مِنْهُمُ الزَّلَلُ، وَ تَعْرِضُ لَهُمُ الْعِلَلُ، وَ يُؤْتٰى عَلٰٓى اَيْدِيْهِمْ فِي الْعَمْدِ وَ الْخَطَاِ. فَاَعْطِهِمْ مِنْ عَفْوِكَ وَ صَفْحِكَ مِثْلَ الَّذِىْ تُحِبُّ اَنْ يُّعْطِيَكَ اللهُ مِنْ عَفْوِهٖ وَ صَفْحِهٖ. فَاِنَّكَ فَوْقَهُمْ، وَ وَالِي الْاَمْرِ عَلَيْكَ فَوْقَكَ، وَ اللهُ فَوْقَ مَنْ وَّلَّاكَ. وَ قَدِ اسْتَكْفَاكَ اَمْرَهُمْ، وَ ابْتَلَاكَ بِهِمْ.

وَ لَا تَنْصِبَنَّ نَفْسَكَ لِحَرْبِ اللهِ. فَاِنَّهٗ لَا يَدَىْ لَكَ بِنِقْمَتِهٖ، وَ لَا غِنٰى بِكَ عَنْ عَفْوِهٖ وَ رَحْمَتِهٖ. وَ لَا تَنْدَمَنَّ عَلٰى عَفْوٍ، وَ لَا تَبْجَحَنَّ بِعُقُوْبَةٍ، وَ لَا تُسْرِعَنَّ اِلٰى بَادِرَةٍ وَّجَدْتَ مِنْهَا مَنْدُوْحَةً.

یہ یاد رکھو! کہ خدا کے نیک بندوں کا پتہ چلتا ہے اسی نیک نامی سے جو انھیں بندگانِ الٰہی میں خدا نے دے رکھی ہے۔ لہٰذا ہر ذخیرے سے زیادہ پسند تمھیں نیک اعمال کا ذخیرہ ہونا چاہیے۔ تم اپنی خواہشوں پر قابو رکھو اور جو مشاغل تمہارے لیے حلال نہیں ہیں، ان میں صرف کرنے سے اپنے نفس کے ساتھ بخل کرو، کیونکہ نفس کے ساتھ بخل کرنا ہی اس کے حق کو ادا کرنا ہے۔ چاہے وہ خود اسے پسند کرے یا ناپسند۔

{۳} حاکم اور افسر کا لوگوں کے ساتھ طرز سلوک

رعایا کے لیے اپنے دل کے اندر رحم و رافت اور لطف و محبت کو جگہ دو۔ ان کے لیے پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بن جاؤ کہ انھیں نگل جانا غنیمت سمجھتے ہو۔ اس لیے کہ رعایا میں دو قسم کے لوگ ہیں: ایک تو تمہارے دینی بھائی اور دوسرے تمہارے جیسی مخلوقِ خدا۔ ان سے لغزشیں بھی ہوں گی، خطاؤں سے بھی انھیں سابقہ پڑے گا اور ان کے ہاتھوں سے جان بوجھ کر یا بھولے چوکے سے غلطیاں بھی ہوں گی۔ تم ان سے اسی طرح عفو و درگزر سے کام لینا جس طرح اللہ سے اپنے لیے عفو و درگزر کو پسند کرتے ہو۔ اس لیے کہ تم ان پر حاکم ہو اور تمہارے اوپر تمہارا امام حاکم ہے اور جس (امام) نے تمھیں والی بنایا ہے اس کے اوپر اللہ ہے اور اس نے تم سے ان لوگوں کے معاملات کی انجام دہی چاہی ہے اور ان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی ہے۔

اور دیکھو، خبردار! اللہ سے مقابلہ کے لیے نہ اترنا۔ اس لیے کہ اس کے غضب کے سامنے تم بے بس ہو اور اس کے عفو و رحمت سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ تمھیں کسی کو معاف کر دینے پر پچھتانا اور سزا دینے پر اترانا نہ چاہیے۔ غصہ میں جلد بازی سے کام نہ لو، جبکہ اس کے ٹال دینے کی گنجائش ہو۔

{۴}

وَلَا تَقُوْلَنَّ اِنِّیْ مُؤَمَّرٌ اٰمُرُ فَاُطَاعُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ اِدْغَالٌ فِی الْقَلْبِ، وَ مَنْهَكَةٌ لِّلدِّیْنِ، وَ تَقَرُّبٌ مِّنَ الْغِیَرِ. وَ اِذَا اَحْدَثَ لَكَ مَا اَنْتَ فِیْهِ مِنْ سُلْطَانِكَ اُبَّهَةً اَوْ مَخِیْلَةً، فَانْظُرْ اِلٰی عِظَمِ مُلْكِ اللّٰهِ فَوْقَكَ، وَقُدْرَتِهٖ مِنْكَ عَلٰی مَا لَا تَقْدِرُ عَلَیْهِ مِنْ نَفْسِكَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ یُطَامِنُ اِلَیْكَ مِنْ طِمَاحِكَ، وَ یَكُفُّ عَنْكَ مِنْ غَرْبِكَ، وَ یَفِیْٓءُ اِلَیْكَ بِمَا عَزَبَ عَنْكَ مِنْ عَقْلِكَ.

اِیَّاكَ وَ مُسَامَاةَ اللّٰهِ فِیْ عَظَمَتِهٖ، وَ التَّشَبُّهَ بِهٖ فِیْ جَبَرُوْتِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ یُذِلُّ كُلَّ جَبَّارٍ، وَ یُهِیْنُ كُلَّ مُخْتَالٍ.

{۵}

اَنْصِفِ اللّٰهَ وَ اَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ، وَ مِنْ خَاصَّةِ اَهْلِكَ، وَ مَنْ لَّكَ فِیْهِ هَوًی مِّنْ رَّعِیَّتِكَ، فَاِنَّكَ اِلَّا تَفْعَلْ تَظْلِمْ، وَ مَنْ ظَلَمَ عِبَادَ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ خَصْمَهٗ دُوْنَ عِبَادِهٖ، وَ مَنْ خَاصَمَهُ اللّٰهُ اَدْحَضَ حُجَّتَهٗ وَ كَانَ لِلّٰهِ حَرْبًا، حَتّٰی یَنْزِعَ وَ یَتُوْبَ، وَ لَیْسَ شَیْءٌ اَدْعٰی اِلٰی تَغْیِیْرِ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَ تَعْجِیْلِ نِقْمَتِهٖ مِنْ اِقَامَةٍ عَلٰی ظُلْمٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ دَعْوَةَ الْمُضْطَهَدِیْنَ وَ هُوَ لِلظّٰلِمِیْنَ بِالْمِرْصَادِ.

{۴} تکبر و کبریائی، حکومت اور اقتدار کی آفت

خبردار! کبھی یہ نہ کہنا کہ میں حاکم بنایا گیا ہوں، لہٰذا میرے حکم کے آگے سر تسلیم خم ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ دل میں فساد پیدا کرنے، دین کو کمزور بنانے اور بربادیوں کو قریب لانے کا سبب ہے۔ اور کبھی حکومت کی وجہ سے تم میں تمکنت یا غرور پیدا ہو تو اپنے سے بالاتر اللہ کے ملک کی عظمت کو دیکھو اور خیال کرو کہ وہ تم پر وہ قدرت رکھتا ہے کہ جو خود تم اپنے آپ پر نہیں رکھتے۔ یہ چیز تمہاری رعونت و سرکشی کو دبا دے گی اور تمہاری طغیانی کو روک دے گی اور تمہاری کھوئی ہوئی عقل کو پلٹا دے گی۔

خبردار! کبھی اللہ کے ساتھ اس کی عظمت میں نہ ٹکراؤ اور اس کی شانِ جبروت سے ملنے کی کوشش نہ کرو، کیونکہ اللہ ہر جبار و سرکش کو نیچا دکھاتا ہے اور ہر مغرور کے سر کو جھکا دیتا ہے۔

{۵} انصاف کی رعایت اور ظلم سے اجتناب

اپنی ذات کے بارے میں اور اپنے خاص عزیزوں اور رعایا میں سے اپنے دل پسند افراد کے معاملے میں حقوق اللہ اور حقوق الناس کے متعلق بھی انصاف کرنا۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ظالم ٹھہرو گے اور جو خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے تو بندوں کی بجائے اللہ اس کا حریف و دشمن بن جاتا ہے اور جس کا وہ حریف و دشمن ہو اس کی ہر دلیل کو کچل دے گا اور وہ اللہ سے برسر پیکار رہے گا، یہاں تک کے باز آئے اور توبہ کر لے۔ اور اللہ کی نعمتوں کو سلب کرنے والی اور اس کی عقوبتوں کو جلد بلاوا دینے والی، کوئی چیز اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ ظلم پر باقی رہا جائے، کیونکہ اللہ مظلوموں کی پکار سنتا ہے اور ظالموں کے لیے موقع کا منتظر رہتا ہے۔

{۶}

وَ لْيَكُنْ اَحَبُّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَوْسَطَهَا فِي الْحَقِّ، وَ اَعَمَّهَا فِي الْعَدْلِ، وَ اَجْمَعَهَا لِرِضَى الرَّعِيَّةِ. فَاِنَّ سُخْطَ الْعَامَّةِ يُجْحِفُ بِرِضَى الْخَاصَّةِ، وَ اِنَّ سُخْطَ الْخَاصَّةِ يُغْتَفَرُ مَعَ رِضَى الْعَامَّةِ.

{۷}

وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الرَّعِيَّةِ اَثْقَلَ عَلَى الْوَالِيْ مَؤُنَةً فِي الرَّخَآءِ، وَ اَقَلَّ مَعُوْنَةً لَّهٗ فِي الْبَلَآءِ، وَ اَكْرَهَ لِلْاِنْصَافِ، وَ اَسْئَلَ بِالْاِلْحَافِ، وَ اَقَلَّ شُكْرًا عِنْدَ الْاِعْطَآءِ، وَ اَبْطَاَ عُذْرًا عِنْدَ الْمَنْعِ، وَ اَضْعَفَ صَبْرًا عِنْدَ مُلِمَّاتِ الدَّهْرِ، مِنْ اَهْلِ الْخَاصَّةِ، وَ اِنَّمَا عِمَادُ الدِّيْنِ وَ جِمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْعُدَّةُ لِلْاَعْدَآءِ، الْعَامَّةُ مِنَ الْاُمَّةِ، فَلْيَكُنْ صِغْوُكَ لَهُمْ وَ مَيْلُكَ مَعَهُمْ.

{۸}

وَ لْيَكُنْ اَبْعَدُ رَعِيَّتِكَ مِنْكَ وَ اَشْنَؤُهُمْ عِنْدَكَ اَطْلَبَهُمْ لِمَعَآئِبِ النَّاسِ، فَاِنَّ فِي النَّاسِ عُيُوْبًا، الْوَالِيْٓ اَحَقُّ مَنْ سَتَرَهَا، فَلَا تَكْشِفَنَّ عَمَّا غَابَ عَنْكَ مِنْهَا، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ تَطْهِيْرُ مَا ظَهَرَ لَكَ، وَ اللّٰهُ يَحْكُمُ عَلٰى مَا غَابَ عَنْكَ، فَاسْتُرِ الْعَوْرَةَ مَا اسْتَطَعْتَ، يَسْتُرِ اللّٰهُ مِنْكَ مَا تُحِبُّ سَتْرَهٗ مِنْ رَّعِيَّتِكَ.

{۶} اصل طاقت عوام ہیں نہ کہ خواص

تمھیں سب طریقوں سے زیادہ وہ طریقہ پسند ہونا چاہیے جو حق کے اعتبار سے بہترین، انصاف کے لحاظ سے سب کو شامل اور رعایا کے زیادہ سے زیادہ افراد کی مرضی کے مطابق ہو، کیونکہ عوام کی ناراضگی خواص کی رضامندی کو بے اثر بنا دیتی ہے اور خواص کی ناراضگی عوام کی رضامندی کے ہوتے ہوئے نظر انداز کی جا سکتی ہے۔

{۷} خواص کی بعض برائیاں اور عوام کی کچھ خوبیاں

اور یہ یاد رکھو! کہ رعیت میں خواص سے زیادہ کوئی ایسا نہیں کہ جو خوشحالی کے وقت حاکم پر بوجھ بننے والا، مصیبت کے وقت امداد سے کترا جانے والا، انصاف پر ناک بھوں چڑھانے والا، طلب وسوال کے موقعہ پر پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جانے والا، عطا و بخشش پر کم شکر گزار ہونے والا، محروم کر دیے جانے پر بمشکل عذر سننے والا اور زمانہ کی ابتلاؤں پر بے صبری دکھانے والا ہو۔ اور دین کا مضبوط سہارا، مسلمانوں کی قوت اور دشمن کے مقابلہ میں سامانِ دفاع یہی اُمت کے عوام ہوتے ہیں، لہٰذا تمھاری پوری توجہ اور تمھارا رخ انہی کی جانب ہونا چاہیے۔

{۸} چغل خوروں اور خوشامدیوں کی حوصلہ شکنی

اور تمھاری رعایا میں تم سے سب سے زیادہ دور اور سب سے زیادہ تمھیں ناپسند وہ ہونا چاہیے جو لوگوں کی عیب جوئی میں زیادہ لگا رہتا ہو، کیونکہ لوگوں میں عیب تو ہوتے ہی ہیں، حاکم کے لیے انتہائی شایان یہ ہے کہ ان پر پردہ ڈالے۔ لہٰذا جو عیب تمھاری نظروں سے اوجھل ہوں انھیں نہ اچھالنا، کیونکہ تمھارا کام انہی عیبوں کو مٹانا ہے کہ جو تمھارے اوپر ظاہر ہوں اور جو چھپے ڈھکے ہوں ان کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے۔ اس لیے جہاں تک بن پڑے عیبوں کو چھپاؤ، تا کہ اللہ بھی تمھارے ان عیوب کی پردہ پوشی کرے جنھیں تم رعیت سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو۔

اَطۡلِقۡ عَنِ النَّاسِ عُقۡدَةَ كُلِّ حِقۡدٍ، وَ اقۡطَعۡ عَنۡكَ سَبَبَ كُلِّ وِتۡرٍ، وَ تَغَابَ عَنۡ كُلِّ مَا لَا يَضِحُ لَكَ، وَ لَا تَعۡجَلَنَّ اِلٰى تَصۡدِيۡقِ سَاعٍ، فَاِنَّ السَّاعِيَ غَاشٌّ وَّ اِنۡ تَشَبَّهَ بِالنّٰصِحِيۡنَ.

{۹}

وَ لَا تُدۡخِلَنَّ فِيۡ مَشُوۡرَتِكَ بَخِيۡلًا يَّعۡدِلُ بِكَ عَنِ الۡفَضۡلِ، وَ يَعِدُكَ الۡفَقۡرَ، وَ لَا جَبَانًا يُّضۡعِفُكَ عَنِ الۡاُمُوۡرِ، وَ لَا حَرِيۡصًا يُّزَيِّنُ لَكَ الشَّرَهَ بِالۡجَوۡرِ، فَاِنَّ الۡبُخۡلَ وَ الۡجُبۡنَ وَ الۡحِرۡصَ غَرَآئِزُ شَتّٰى يَجۡمَعُهَا سُوۡٓءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ.

{۱۰}

اِنَّ شَرَّ وُزَرَآئِكَ مَنۡ كَانَ لِلۡاَشۡرَارِ قَبۡلَكَ وَزِيۡرًا، وَمَنۡ شَرِكَهُمۡ فِي الۡاٰثَامِ، فَلَا يَكُوۡنَنَّ لَكَ بِطَانَةً، فَاِنَّهُمۡ اَعۡوَانُ الۡاَثَمَةِ وَ اِخۡوَانُ الظَّلَمَةِ، وَ اَنۡتَ وَاجِدٌ مِّنۡهُمۡ خَيۡرَ الۡخَلَفِ مِمَّنۡ لَّهٗ مِثۡلُ اٰرَآئِهِمۡ وَ نَفَاذِهِمۡ، وَلَيۡسَ عَلَيۡهِ مِثۡلُ اٰصَارِهِمۡ وَ اَوۡزَارِهِمۡ، مِمَّنۡ لَّمۡ يُعَاوِنۡ ظَالِمًا عَلٰى ظُلۡمِهٖ وَلَا اٰثِمًا عَلٰٓى اِثۡمِهٖ، اُولٰٓئِكَ اَخَفُّ عَلَيۡكَ مَؤُنَةً، وَ اَحۡسَنُ لَكَ مَعُوۡنَةً، وَ اَحۡنٰى عَلَيۡكَ عَطۡفًا، وَ اَقَلُّ لِغَيۡرِكَ اِلۡفًا، فَاتَّخِذۡ اُولٰٓئِكَ خَاصَّةً لِّخَلَوَاتِكَ وَحَفَلَاتِكَ.

لوگوں سے کینہ کی ہر گرہ کو کھول دو اور دشمنی کی ہر رسی کاٹ دو اور ہر ایسے رویہ سے جو تمہارے لیے مناسب نہیں بے خبر بن جاؤ اور چغل خور کی جھٹ سے ہاں میں ہاں نہ ملاؤ۔ کیونکہ وہ فریب کار ہوتا ہے، اگر چہ خیر خواہوں کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

{۹} نا اہل مشیر

اپنے مشورہ میں کسی بخیل کو شریک نہ کرنا کہ وہ تمہیں دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے سے روکے گا اور فقر و افلاس کا خطرہ دلائے گا اور نہ کسی بزدل سے مہمات میں مشورہ لینا کہ وہ تمہاری ہمت پست کر دے گا اور نہ کسی لالچی سے مشورہ کرنا کہ وہ ظلم کی راہ سے مال بٹورنے کو تمہاری نظروں میں سجا دے گا۔ یاد رکھو! کہ بخل، بزدلی اور حرص اگر چہ الگ الگ خصلتیں ہیں، مگر اللہ سے بدگمانی ان سب میں شریک ہے۔

{۱۰} اچھے وزراء و مشیران کی خصوصیات

تمہارے لیے سب سے بدتر وزیر وہ ہوگا جو تم سے پہلے بدکرداروں کا وزیر اور گناہوں میں ان کا شریک رہ چکا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کو تمہارے مخصوصین میں سے نہ ہونا چاہیے، کیونکہ وہ گنہگاروں کے معاون اور ظالموں کے ساتھی ہوتے ہیں۔

ان کی جگہ تمہیں ایسے لوگ مل سکتے ہیں جو تدبیر و رائے اور کارکردگی کے اعتبار سے ان کے مثل ہوں گے، مگر ان کی طرح گناہوں کی گرانباریوں میں دبے ہوئے نہ ہوں۔

ثُمَّ لْيَكُنْ اٰثَرُهُمْ عِنْدَكَ اَقْوَلَهُمْ بِمُرِّ الْحَقِّ لَكَ، وَ اَقَلَّهُمْ مُسَاعَدَةً فِيْمَا يَكُوْنُ مِنْكَ مِمَّا كَرِهَ اللّٰهُ لِاَوْلِيَآئِهٖ، وَاقِعًا ذٰلِكَ مِنْ هَوَاكَ حَيْثُ وَقَعَ.

وَ الْصَقْ بِاَهْلِ الْوَرَعِ وَ الصِّدْقِ، ثُمَّ رُضْهُمْ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُطْرُوْكَ، وَ لَا يُبَجِّحُوْكَ بِبَاطِلٍ لَمْ تَفْعَلْهُ. فَاِنَّ كَثْرَةَ الْاِطْرَآءِ تُحْدِثُ الزَّهْوَ، وَ تُدْنِيْ مِنَ الْعِزَّةِ.

{۱۱}

وَ لَا يَكُوْنَنَّ الْمُحْسِنُ وَ الْمُسِيْٓءُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةٍ سَوَآءٍ، فَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تَزْهِيْدًا لِّاَهْلِ الْاِحْسَانِ فِي الْاِحْسَانِ، وَ تَدْرِيْبًا لِّاَهْلِ الْاِسَآءَةِ عَلَى الْاِسَآءَةِ، وَ اَلْزِمْ كُلًّا مِّنْهُمْ مَاۤ اَلْزَمَ نَفْسَهٗ.

وَ اعْلَمْ اَنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ بِاَدْعٰۤى اِلٰى حُسْنِ ظَنِّ رَاعٍ بِرَعِيَّتِهٖ، مِنْ اِحْسَانِهٖ اِلَيْهِمْ، وَ تَخْفِيْفِهٖ الْمَؤُنَاتِ عَلَيْهِمْ، وَ تَرْكِ اسْتِكْرَاهِهٖ اِيَّاهُمْ عَلٰى مَا لَيْسَ لَهٗ قِبَلَهُمْ. فَلْيَكُنْ مِّنْكَ فِيْ ذٰلِكَ اَمْرٌ يَّجْتَمِعُ لَكَ بِهٖ حُسْنُ الظَّنِّ بِرَعِيَّتِكَ، فَاِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ يَقْطَعُ عَنْكَ نَصَبًا طَوِيْلًا، وَ اِنَّ اَحَقَّ مَنْ حَسُنَ ظَنُّكَ بِهٖ لَمَنْ حَسُنَ بَلَآؤُكَ عِنْدَهٗ، وَ اِنَّ اَحَقَّ مَنْ سَآءَ ظَنُّكَ بِهٖ لَمَنْ سَآءَ بَلَآؤُكَ عِنْدَهٗ.

جنہوں نے نہ کسی ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کی ہو اور نہ کسی گنہگار کا اس کے گناہ میں ہاتھ بٹایا ہو۔ ان کا بوجھ تم پر ہلکا ہوگا اور یہ تمہارے بہترین معاون ثابت ہوں گے اور تمہاری طرف محبت سے جھکنے والے ہوں گے اور تمہارے علاوہ دوسروں سے ربط ضبط نہ رکھیں گے، انہی کو تم خلوت وجلوت میں اپنا مصاحب خاص ٹھہرانا۔

{۱۱} اچھی حکمرانی اور عوام پر اعتماد

پھر تمہارے نزدیک ان میں زیادہ ترجیح ان لوگوں کو ہونا چاہیے کہ جو حق کی کڑوی باتیں تم سے کھل کر کہنے والے ہوں اور ان چیزوں میں کہ جنہیں اللہ اپنے مخصوص بندوں کے لیے ناپسند کرتا ہے تمہاری بہت کم مدد کرنے والے ہوں، چاہے وہ تمہاری خواہشوں سے کتنی ہی میل کھاتی ہوں۔

پرہیزگاروں اور راست بازوں سے اپنے کو وابستہ رکھنا۔ پھر انھیں اس کا عادی بنانا کہ وہ تمہارے کسی کارنامہ کے بغیر تمہاری تعریف کر کے تمہیں خوش نہ کریں۔ کیونکہ زیادہ مدح سرائی غرور پیدا کرتی ہے اور سرکشی کی منزل سے قریب کر دیتی ہے۔

اور تمہارے نزدیک نیکوکار اور بدکردار دونوں برابر نہ ہوں۔ اس لیے کہ ایسا کرنے سے نیکوں کو نیکی سے بے رغبت کرنا اور بدوں کو بدی پر آمادہ کرنا ہے۔ ہر شخص کو اسی کی منزلت پر رکھو جس کا وہ مستحق ہے۔

اور اس بات کو یاد رکھو کہ حاکم کو اپنی رعایا پر پورا اعتماد اسی وقت کرنا چاہیے جب کہ وہ ان سے حسن سلوک کرتا ہو اور ان پر بوجھ نہ لادے اور انھیں ایسی ناگوار چیزوں پر مجبور نہ کرے جو اِن کے بس میں نہ ہوں۔ تمہیں ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیے کہ اس حسنِ سلوک سے تمہیں رعیت پر پورا اعتماد ہو سکے، کیونکہ یہ اعتماد تمہاری طویل اندرونی الجھنوں کو ختم کر دے گا اور سب سے زیادہ تمہارے اعتماد کے وہ مستحق ہیں جن کے ساتھ تم نے اچھا سلوک کیا ہو اور سب سے زیادہ بے اعتمادی کے مستحق وہ ہیں جن سے تمہارا برتاؤ اچھا نہ رہا ہو۔

{۱۲}

وَلَاتَنْقُضْ سُنَّةً صَالِحَةً عَمِلَ بِهَا صُدُوْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاجْتَمَعَتْ بِهَا الْاُلْفَةُ، وَصَلَحَتْ عَلَيْهَا الرَّعِيَّةُ، وَلَا تُحْدِثَنَّ سُنَّةً تَضُرُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاضِيْ تِلْكَ السُّنَنِ، فَيَكُوْنَ الْاَجْرُ لِمَنْ سَنَّهَا، وَ الْوِزْرُ عَلَيْكَ بِمَا نَقَضْتَ مِنْهَا.

{۱۳}

وَ اَكْثِرْ مُدَارَسَةَ الْعُلَمَآءِ وَ مُنَافَثَةَ الْحُكَمَآءِ، فِيْ تَثْبِيْتِ مَا صَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ بِلَادِكَ، وَاِقَامَةِ مَا اسْتَقَامَ بِهِ النَّاسُ قَبْلَكَ.

{۱۴}

وَ اعْلَمْ اَنَّ الرَّعِيَّةَ طَبَقَاتٌ لَّا يَصْلُحُ بَعْضُهَا اِلَّا بِبَعْضٍ، وَ لَا غِنٰى بِبَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ:

فَمِنْهَا جُنُوْدُ اللهِ،

وَ مِنْهَا كُتَّابُ الْعَامَّةِ وَ الْخَاصَّةِ،

وَ مِنْهَا قُضَاةُ الْعَدْلِ،

وَ مِنْهَا عُمَّالُ الْاِنْصَافِ وَ الرِّفْقِ،

وَ مِنْهَا اَهْلُ الْجِزْيَةِ وَ الْخَرَاجِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَ مُسْلِمَةِ النَّاسِ،

وَ مِنْهَا التُّجَّارُ وَ اَهْلُ الصِّنَاعَاتِ،

وَ مِنْهَا الطَّبَقَةُ السُّفْلٰى مِنْ ذَوِى الْحَاجَةِ وَ الْمَسْكَنَةِ،

وَ كُلًّا قَدْ سَمَّى اللهُ سَهْمَهٗ، وَ وَضَعَ عَلٰى حَدِّهٖ فَرِيْضَتَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ اَوْ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ ﷺ، عَهْدًا مِّنْهُ عِنْدَنَا مَحْفُوْظًا.

{۱۲} اچھی روش کی پاسداری

اور دیکھو! اس اچھے طور طریقے کو ختم نہ کرنا کہ جس پر اس اُمت کے بزرگ چلتے رہے ہیں اور جس سے اتحاد و یکجہتی پیدا اور رعیت کی اصلاح ہوئی ہے اور ایسے نئے طریقے ایجاد نہ کرنا کہ جو پہلے طریقوں کو کچھ ضرر پہنچائیں۔ اگر ایسا کیا تو نیک روش کے قائم کر جانے والوں کو ثواب تو ملتا رہے گا مگر انھیں ختم کر دینے کا گناہ تمہاری گردن پر ہو گا۔

{۱۳} علماء و دانشوروں سے رابطہ

اور اپنے شہروں کے اصلاحی امور کو مستحکم کرنے اور ان چیزوں کے قائم کرنے میں کہ جن سے اگلے لوگوں کے حالات مضبوط رہے تھے علماء و حکماء کے ساتھ باہمی مشورہ اور بات چیت کرتے رہنا۔

{۱۴} عوام کے سات طبقات

اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ رعایا میں کئی طبقے ہوتے ہیں جن کی سود و بہبود ایک دوسرے سے وابستہ ہوتی ہیں اور وہ ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں ہو سکتے:

ان میں سے ایک طبقہ وہ ہے جو اللہ کی راہ میں کام آنے والے فوجیوں کا ہے۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو عمومی و خصوصی تحریروں کا کام انجام دیتا ہے۔

تیسرا انصاف کرنے والے قضاۃ کا ہے۔

چوتھا حکومت کے وہ عمال جن سے امن اور انصاف قائم ہوتا ہے۔

پانچواں خراج دینے والے مسلمان اور جزیہ دینے والے ذمیوں کا۔

چھٹا تجارت پیشہ و اہل حرفہ کا۔

ساتواں فقرا و مساکین کا وہ طبقہ ہے کہ جو سب سے نچلا ہے۔

اور اللہ نے ہر ایک کا حق معین کر دیا ہے اور اپنی کتاب یا سنت نبویؐ میں اس کی حد بندی کر دی اور وہ (مکمل) دستور ہمارے پاس محفوظ ہے۔

{۱۵}

الف

فَالْجُنُوْدُ بِاِذْنِ اللهِ حُصُوْنُ الرَّعِيَّةِ، وَ زَيْنُ الْوُلَاةِ، وَ عِزُّ الدِّيْنِ، وَ سُبُلُ الْاَمْنِ، وَ لَيْسَ تَقُوْمُ الرَّعِيَّةُ اِلَّا بِهِمْ.

ثُمَّ لَا قِوَامَ لِلْجُنُوْدِ اِلَّا بِمَا يُخْرِجُ اللهُ لَهُمْ مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِىْ يَقْوَوْنَ بِهٖ فِىْ جِهَادِ عَدُوِّهِمْ، وَ يَعْتَمِدُوْنَ عَلَيْهِ فِيْمَا يُصْلِحُهُمْ، وَ يَكُوْنُ مِنْ وَّرَآءِ حَاجَتِهِمْ.

ب

ثُمَّ لَا قِوَامَ لِهٰذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ اِلَّا بِالصِّنْفِ الثَّالِثِ مِنَ الْقُضَاةِ وَ الْعُمَّالِ وَ الْكُتَّابِ، لِمَا يُحْكِمُوْنَ مِنَ الْمَعَاقِدِ، وَ يَجْمَعُوْنَ مِنَ الْمَنَافِعِ، وَ يُؤْتَمَنُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ خَوَاصِّ الْاُمُوْرِ وَ عَوَامِّهَا.

ج

وَ لَا قِوَامَ لَهُمْ جَمِيْعًا اِلَّا بِالتُّجَّارِ وَ ذَوِى الصِّنَاعَاتِ، فِيْمَا يَجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ مَّرَافِقِهِمْ، وَ يُقِيْمُوْنَهٗ مِنْ اَسْوَاقِهِمْ، وَ يَكْفُوْنَهُمْ مِنَ التَّرَفُّقِ بِاَيْدِيْهِمْ مَا لَا يَبْلُغُهٗ رِفْقُ غَيْرِهِمْ.

{۱۵} ریاست کے مختلف طبقات کا کردار

الف فوج اور ٹیکس افسران

(پہلا طبقہ) فوجی دستے، یہ بحکم خدا رعیت کی حفاظت کا قلعہ، فرمانرواؤں کی زینت، دین ومذہب کی قوت اور امن کی راہ ہیں۔ رعیت کا نظم ونسق انہی سے قائم رہ سکتا ہے۔

اور فوج کی زندگی کا سہارا وہ خراج ہے جو اللہ نے اس کے لیے معین کیا ہے کہ جس سے وہ دشمنوں سے جہاد کرنے میں تقویت حاصل کرتے اور اپنی حالت کو درست بناتے اور ضروریات کو بہم پہنچاتے ہیں۔

ب عدلیہ، گورنر اور بیوروکریٹ

پھر ان دونوں طبقوں کے نظم و بقا کے لیے تیسرے طبقے کی ضرورت ہے کہ جو ججوں، گورنروں اور بیوروکریٹ کا ہے کہ جن کے ذریعے باہمی معاہدوں کی مضبوطی اور ٹیکس اور دیگر منافع کی جمع آوری ہوتی ہے اور معمولی اور غیر معمولی معاملوں میں ان کے ذریعہ وثوق واطمینان حاصل کیا جاتا ہے۔

ج تاجر اور صنعتکار

اور سب کا دارو مدار سوداگروں اور صنعتکاروں پر ہے کہ وہ ان کی ضروریات کو فراہم کرتے ہیں، بازار لگاتے ہیں اور اپنی کاوشوں سے ان کی ضروریات کو مہیا کر کے انھیں خود مہیا کرنے سے آسودہ کر دیتے ہیں۔

د

ثُمَّ الطَّبَقَةُ السُّفْلٰى مِنْ اَهْلِ الْحَاجَةِ وَ الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْنَ يَحِقُّ رِفْدُهُمْ وَ مَعُوْنَتُهُمْ.

وَ فِى اللّٰهِ لِكُلٍّ سَعَةٌ، وَ لِكُلٍّ عَلَى الْوَالِىْ حَقٌّ بِقَدْرِ مَا يُصْلِحُهٗ، وَ لَيْسَ يَخْرُجُ الْوَالِىْ مِنْ حَقِيْقَةِ مَاۤ اَلْزَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْاِهْتِمَامِ وَ الْاِسْتِعَانَةِ بِاللّٰهِ، وَ تَوْطِيْنِ نَفْسِهٖ عَلٰى لُزُوْمِ الْحَقِّ، وَ الصَّبْرِ عَلَيْهِ فِيْمَا خَفَّ عَلَيْهِ اَوْ ثَقُلَ.

{۱۶} (ا)

فَوَلِّ مِنْ جُنُوْدِكَ اَنْصَحَهُمْ فِىْ نَفْسِكَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاِمَامِكَ، وَ اَنْقَاهُمْ جَيْبًا، وَ اَفْضَلَهُمْ حِلْمًا مِمَّنْ يُّبْطِئُ عَنِ الْغَضَبِ، وَ يَسْتَرِيْحُ اِلَى الْعُذْرِ، وَ يَرْاَفُ بِالضُّعَفَآءِ، وَ يَنْبُوْ عَلَى الْاَقْوِيَآءِ، وَ مِمَّنْ لَّا يُثِيْرُهُ الْعُنْفُ، وَ لَا يَقْعُدُ بِهِ الضَّعْفُ.

ثُمَّ اَلْصِقْ بِذَوِى الْاَحْسَابِ وَ اَهْلِ الْبُيُوْتَاتِ الصَّالِحَةِ، وَ السَّوَابِقِ الْحَسَنَةِ، ثُمَّ اَهْلِ النَّجْدَةِ وَ الشَّجَاعَةِ وَ السَّخَآءِ وَ السَّمَاحَةِ، فَاِنَّهُمْ جِمَاعٌ مِّنَ الْكَرَمِ، وَ شُعَبٌ مِّنَ الْعُرْفِ.

ثُمَّ تَفَقَّدْ مِنْ اُمُوْرِهِمْ مَا يَتَفَقَّدُهُ الْوَالِدَانِ مِنْ

د فقراء و مساکین

اس کے بعد پھر فقیروں اور ناداروں کا طبقہ ہے جن کی اعانت و دستگیری ضروری ہے۔

اللہ نے ان سب کے گزارے کی صورتیں پیدا کر رکھی ہیں اور ہر طبقے کا حاکم پر حق قائم ہے کہ وہ ان کے لیے اتنا مہیا کرے جو ان کی حالت درست کر سکے اور حاکم خدا کے ان تمام ضروری حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا مگر اسی صورت میں کہ پوری طرح کوشش کرے اور اللہ سے مدد مانگے اور اپنے کو حق پر ثابت و برقرار رکھے اور چاہے اس کی طبیعت پر آسان ہو یا دشوار، بہر حال اس کو برداشت کرے۔

{۱۶} (ا) مسلح افواج

فوج کا سردار اس کو بنانا جو اپنے اللہ کا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور تمہارے امام کا سب سے زیادہ خیر خواہ ہو، سب سے زیادہ پاک دامن ہو اور بردباری میں نمایاں ہو، جلد غصہ میں نہ آجاتا ہو، عذر معذرت پر مطمئن ہو جاتا ہو، کمزوروں پر رحم کھاتا ہو اور طاقتوروں کے سامنے اکڑ جاتا ہو، نہ بدخوئی اسے جوش میں لے آتی ہو اور نہ پست ہمتی اسے بٹھا دیتی ہو۔

پھر ایسا ہونا چاہیے کہ تم بلند خاندان، نیک گھرانے اور عمدہ روایات رکھنے والوں اور ہمت و شجاعت اور جود و سخاوت کے مالکوں سے اپنا ربط ضبط بڑھاؤ، کیونکہ یہی لوگ بزرگیوں کا سرمایہ اور نیکیوں کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔

پھر ان کے حالات کی اس طرح دیکھ بھال کرنا جس طرح ماں باپ اپنی اولاد کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرو کہ جو ان کی تقویت کا

وَلَدِهِمَا، وَ لَا يَتَفَاقَمَنَّ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ قَوَّيْتَهُمْ بِهٖ، وَ لَا تَحْقِرَنَّ لُطْفًا تَعَاهَدْتَهُمْ بِهٖ وَ اِنْ قَلَّ، فَاِنَّهٗ دَاعِيَةٌ لَّهُمْ اِلٰى بَذْلِ النَّصِيْحَةِ لَكَ، وَ حُسْنِ الظَّنِّ بِكَ.

وَ لَا تَدَعْ تَفَقُّدَ لَطِيْفِ اُمُوْرِهِمْ اتِّكَالًا عَلٰى جَسِيْمِهَا، فَاِنَّ لِلْيَسِيْرِ مِنْ لُّطْفِكَ مَوْضِعًا يَّنْتَفِعُوْنَ بِهٖ، وَ لِلْجَسِيْمِ مَوْقِعًا لَّا يَسْتَغْنُوْنَ عَنْهُ.

وَ لْيَكُنْ اٰثَرُ رُءُوْسِ جُنْدِكَ عِنْدَكَ مَنْ وَّاسَاهُمْ فِيْ مَعُوْنَتِهٖ، وَ اَفْضَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ جِدَتِهٖ، بِمَا يَسَعُهُمْ وَ يَسَعُ مَنْ وَّرَآءَهُمْ مِنْ خُلُوْفِ اَهْلِيْهِمْ، حَتّٰى يَكُوْنَ هَمُّهُمْ هَمًّا وَّاحِدًا فِيْ جِهَادِ الْعَدُوِّ، فَاِنَّ عَطْفَكَ عَلَيْهِمْ يَعْطِفُ قُلُوْبَهُمْ عَلَيْكَ.

وَ اِنَّ اَفْضَلَ قُرَّةِ عَيْنِ الْوُلَاةِ اسْتِقَامَةُ الْعَدْلِ فِي الْبِلَادِ، وَ ظُهُوْرُ مَوَدَّةِ الرَّعِيَّةِ، وَ اِنَّهٗ لَا تَظْهَرُ مَوَدَّتُهُمْ اِلَّا بِسَلَامَةِ صُدُوْرِهِمْ، وَ لَا تَصِحُّ نَصِيْحَتُهُمْ اِلَّا بِحِيْطَتِهِمْ عَلٰى وُلَاةِ اُمُوْرِهِمْ، وَ قِلَّةِ اسْتِثْقَالِ دُوَلِهِمْ، وَ تَرْكِ اسْتِبْطَآءِ انْقِطَاعِ مُدَّتِهِمْ، فَافْسَحْ فِيْۤ اٰمَالِهِمْ، وَ وَاصِلْ فِيْ حُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَيْهِمْ، وَ تَعْدِيْدِ مَاۤ اَبْلٰى ذَوُو الْبَلَآءِ مِنْهُمْ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الذِّكْرِ لِحُسْنِ اَفْعَالِهِمْ تَهُزُّ الشُّجَاعَ، وَ تُحَرِّضُ النَّاكِلَ، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.

سبب ہو تو اسے بڑا نہ سمجھنا اور اپنے کسی معمولی سلوک کو بھی غیر اہم نہ سمجھ لینا (کہ اسے چھوڑ بیٹھو)، کیونکہ اس حسنِ سلوک سے ان کی خیر خواہی کا جذبہ ابھر آئے گا اور حسنِ اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

اور اس خیال سے کہ تم نے ان کی بڑی ضرورتوں کو پورا کر دیا ہے کہیں ان کی چھوٹی ضرورتوں سے آنکھ بند نہ کر لینا۔ کیونکہ یہ چھوٹی قسم کی مہربانی کی بات بھی اپنی جگہ فائدہ بخش ہوتی ہے اور وہ بڑی ضرورتیں اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہیں۔

اور فوجی سرداروں میں تمہارے یہاں وہ بلند منزلت سمجھا جائے جو فوجیوں کی اعانت میں برابر کا حصہ لیتا ہو اور اپنے روپے پیسے سے اتنا سلوک کرتا ہو کہ جس سے ان کا اور ان کے پیچھے رہ جانے والے بال بچوں کا بخوبی گزارا ہو سکتا ہو، تا کہ وہ ساری فکروں سے بے فکر ہو کر پوری یکسوئی کے ساتھ دشمن سے جہاد کریں۔ اس لیے کہ فوجی سرداروں کے ساتھ تمہارا مہربانی سے پیش آنا، ان کے دلوں کو تمہاری طرف موڑ دے گا۔

حکمرانوں کے لیے سب سے بڑی آنکھوں کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ شہروں میں عدل و انصاف برقرار رہے اور رعایا کی محبت ظاہر ہوتی رہے اور ان کی محبت اسی وقت ظاہر ہوا کرتی ہے کہ جب ان کے دلوں میں میل نہ ہو اور ان کی خیر خواہی اسی صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں کے گرد حفاظت کے لیے گھیرا ڈالے رہیں، ان کا اقتدار سر پڑا بوجھ نہ سمجھیں اور نہ ان کی حکومت کے خاتمہ کے لیے گھڑیاں گنیں۔ لہٰذا ان کی امیدوں میں وسعت و کشائش رکھنا، انھیں اچھے لفظوں سے سراہتے رہنا اور ان کے اچھے کارناموں کا تذکرہ کرتے رہنا۔ اس لیے کہ ان کے اچھے کارناموں کا ذکر بہادروں کو جوش میں لے آتا ہے اور پست ہمتوں کو ابھارتا ہے۔ ان شاء اللہ!

ثُمَّ اعْرِفْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَآ اَبْلٰى وَ لَا تُضِيْفَنَّ بَلَآءَ امْرِئٍ اِلٰى غَيْرِهٖ، وَ لَا تُقَصِّرَنَّ بِهٖ دُوْنَ غَايَةِ بَلَآئِهٖ، وَ لَا يَدْعُوَنَّكَ شَرَفُ امْرِئٍ اِلٰٓى اَنْ تُعْظِمَ مِنْ بَلَآئِهٖ مَا كَانَ صَغِيْرًا، وَ لَا ضَعَةُ امْرِئٍ اِلٰٓى اَنْ تَسْتَصْغِرَ مِنْ بَلَآئِهٖ مَا كَانَ عَظِيْمًا.

وَ ارْدُدْ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ مَا يُضْلِعُكَ مِنَ الْخُطُوْبِ، وَ يَشْتَبِهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاُمُوْرِ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِقَوْمٍ اَحَبَّ اِرْشَادَهُمْ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾، فَالرَّدُّ اِلَى اللّٰهِ الْاَخْذُ بِمُحْكَمِ كِتَابِهٖ، وَ الرَّدُّ اِلَى الرَّسُوْلِ الْاَخْذُ بِسُنَّتِهِ الْجَامِعَةِ غَيْرِ الْمُفَرِّقَةِ.

(۱۱) {۱۷}

ثُمَّ اخْتَرْ لِلْحُكْمِ بَيْنَ النَّاسِ اَفْضَلَ رَعِيَّتِكَ فِيْ نَفْسِكَ، مِمَّنْ لَّا تَضِيْقُ بِهِ الْاُمُوْرُ، وَ لَا تُمَحِّكُهُ الْخُصُوْمُ، وَ لَا يَتَمَادٰى فِي الزَّلَّةِ، وَ لَا يَحْصَرُ مِنَ الْفَيْءِ اِلَى الْحَقِّ اِذَا عَرَفَهٗ، وَ لَا تُشْرِفُ نَفْسُهٗ عَلٰى طَمَعٍ، وَ لَا يَكْتَفِيْ بِاَدْنٰى فَهْمٍ دُوْنَ اَقْصَاهُ، وَ اَوْقَفَهُمْ فِي الشُّبُهَاتِ، وَ اٰخَذَهُمْ بِالْحُجَجِ، وَ اَقَلَّهُمْ تَبَرُّمًا

جو شخص جس کارنامے کو انجام دے اسے پہچانتے رہنا اور ایک کا کارنامہ دوسرے کی طرف منسوب نہ کر دینا اور اس کی حسن کارکردگی کا صلہ دینے میں کمی نہ کرنا اور کبھی ایسا نہ کرنا کہ کسی شخص کی بلندی و رفعت کی وجہ سے اس کے معمولی کام کو بڑا سمجھ لو اور کسی کے بڑے کام کو اس کے خود پست ہونے کی وجہ سے معمولی قرار دے لو۔

جب ایسی مشکلیں تمہیں پیش آئیں کہ جن کا حل نہ ہو سکے اور ایسے معاملات کہ جو مشتبہ ہو جائیں تو ان میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کرو، کیونکہ خدا نے جن لوگوں کو ہدایت کرنا چاہی ہے ان کے لیے فرمایا ہے: ''اے ایمان دارو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں سے صاحبان امر ہوں اور اگر تم میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کرو''، تو اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کتاب کی محکم آیتوں پر عمل کیا جائے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے ان متفق علیہ ارشادات پر عمل کیا جائے جن میں کوئی اختلاف نہیں۔

{۱۷} (۱۱) عدلیہ

پھر یہ کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لیے ایسے شخص کو منتخب کرو جو تمہارے نزدیک تمہاری رعایا میں سب سے بہتر ہو، جو واقعات کی پیچیدگیوں سے ضیق میں نہ پڑ جاتا ہو اور نہ جھگڑنے والوں کے رویہ سے غصہ میں آتا ہو، نہ اپنے کسی غلط نقطۂ نظر پر اَڑتا ہو، نہ حق کو پہچان کر اس کے اختیار کرنے میں طبیعت پر بار محسوس کرتا ہو، نہ اس کا نفس ذاتی طمع پر جھک پڑتا ہو اور نہ بغیر پوری طرح چھان بین کئے ہوئے سرسری طور پر کسی معاملہ کو سمجھ لینے پر اکتفا کرتا ہو، شک و شبہ کے موقعہ پر قدم

بِمُرَاجَعَةِ الْخَصْمِ، وَ اَصْبَرَهُمْ عَلٰى تَكَشُّفِ الْاُمُوْرِ، وَ اَصْرَمَهُمْ عِنْدَ اتِّضَاحِ الْحُكْمِ، مِمَّنْ لَّا يَزْدَهِيْهِ اِطْرَآءٌ، وَ لَا يَسْتَمِيْلُهٗ اِغْرَآءٌ، وَ اُولٰٓئِكَ قَلِيْلٌ.

ثُمَّ اَكْثِرْ تَعَاهُدَ قَضَآئِهٖ وَ افْسَحْ لَهٗ فِى الْبَذْلِ مَا يُزِيْلُ عِلَّتَهٗ، وَ تَقِلُّ مَعَهٗ حَاجَتُهٗ اِلَى النَّاسِ، وَ اَعْطِهٖ مِنَ الْمَنْزِلَةِ لَدَيْكَ مَا لَا يَطْمَعُ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنْ خَاصَّتِكَ، لِيَاْمَنَ بِذٰلِكَ اغْتِيَالَ الرِّجَالِ لَهٗ عِنْدَكَ. فَانْظُرْ فِىْ ذٰلِكَ نَظَرًا بَلِيْغًا. فَاِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ قَدْ كَانَ اَسِيْرًا فِىْٓ اَيْدِى الْاَشْرَارِ، يُعْمَلُ فِيْهِ بِالْهَوٰى وَ تُطْلَبُ بِهِ الدُّنْيَا.

(۱۱۱) {۱۸}

ثُمَّ انْظُرْ فِىْ اُمُوْرِ عُمَّالِكَ، فَاسْتَعْمِلْهُمُ اخْتِبَارًا، وَ لَا تُوَلِّهِمْ مُحَابَاةً وَّ اَثَرَةً. فَاِنَّهُمَا جِمَاعٌ مِّنْ شُعَبِ الْجَوْرِ وَ الْخِيَانَةِ.

وَ تَوَخَّ مِنْهُمْ اَهْلَ التَّجْرِبَةِ وَ الْحَيَآءِ، مِنْ اَهْلِ الْبُيُوْتَاتِ الصَّالِحَةِ وَ الْقَدَمِ فِى الْاِسْلَامِ الْمُتَقَدِّمَةِ، فَاِنَّهُمْ اَكْرَمُ اَخْلَاقًا، وَ اَصَحُّ اَعْرَاضًا، وَ اَقَلُّ فِى الْمَطَامِعِ اِشْرَافًا، وَ اَبْلَغُ فِىْ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ نَظَرًا.

روک لیتا ہو اور دلیل و حجت کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہو، فریقین کی بحثا بحثی سے اکتا نہ جاتا ہو، معاملات کی تحقیق میں بڑے صبر وضبط سے کام لیتا ہو اور جب حقیقت آئینہ ہو جاتی ہو تو بے دھڑک فیصلہ کر دیتا ہو۔ وہ ایسا ہو جسے سراہنا مغرور نہ بنائے اور تاننا جنبہ داری پر آمادہ نہ کر دے۔ اگر چہ ایسے لوگ کم ہی ملتے ہیں۔

پھر یہ کہ تم خود ان کے فیصلوں کا بار بار جائزہ لیتے رہنا، دل کھول کر انھیں اتنا دینا کہ جو ان کے ہر عذر کو غیر مسموع بنا دے اور لوگوں کی انھیں کوئی احتیاج نہ رہے۔ اپنے ہاں انھیں ایسے باعزت مرتبہ پر رکھو کہ تمہارے دربار رس لوگ انھیں ضرر پہنچانے کا کوئی خیال نہ کر سکیں، تاکہ وہ تمہارے التفات کی وجہ سے لوگوں کی سازشوں سے محفوظ رہیں۔ اس بارے میں انتہائی بالغ نظری سے کام لینا۔ کیونکہ (اس سے پہلے) یہ دین بدکرداروں کے پنجے میں اسیر رہ چکا ہے، جس میں نفسانی خواہشوں کی کارفرمائی تھی اور اسے دنیا طلبی کا ایک ذریعہ بنا لیا گیا تھا۔

{۱۸} (III) حکومتی اہلکار

پھر اپنے عہدہ داروں کے بارے میں نظر رکھنا، ان کو خوب آزمائش کے بعد منصب دینا، کبھی صرف رعایت اور جانبداری کی بنا پر انھیں منصب عطا نہ کرنا۔ اس لیے کہ یہ باتیں ناانصافی اور بے ایمانی کا سرچشمہ ہیں۔

اور ایسے لوگوں کو منتخب کرنا جو آزمودہ و غیرت مند ہوں، ایسے خاندانوں میں سے جو اچھے ہوں اور جن کی خدمات اسلام کے سلسلہ میں پہلے سے ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ بلند اخلاق اور بے داغ عزت والے ہوتے ہیں، حرص و طمع کی طرف کم جھکتے ہیں اور عواقب و نتائج پر زیادہ نظر رکھتے ہیں۔

ثُمَّ اَسْبِغْ عَلَيْهِمُ الْاَرْزَاقَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ قُوَّةٌ لَّهُمْ عَلَى اسْتِصْلَاحِ اَنْفُسِهِمْ، وَ غِنًى لَّهُمْ عَنْ تَنَاوُلِ مَا تَحْتَ اَيْدِيْهِمْ، وَحُجَّةٌ عَلَيْهِمْ اِنْ خَالَفُوْٓا اَمْرَكَ، اَوْثَلَمُوْٓا اَمَانَتَكَ.

ثُمَّ تَفَقَّدْ اَعْمَالَهُمْ وَ ابْعَثِ الْعُيُوْنَ مِنْ اَهْلِ الصِّدْقِ وَ الْوَفَآءِ عَلَيْهِمْ، فَاِنَّ تَعَاهُدَكَ فِی السِّرِّ لِاُمُوْرِهِمْ حَدْوَةٌ لَّهُمْ عَلَى اسْتِعْمَالِ الْاَمَانَةِ، وَ الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ.

وَ تَحَفَّظْ مِنَ الْاَعْوَانِ، فَاِنْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ بَسَطَ يَدَهٗ اِلٰى خِيَانَةٍ، اجْتَمَعَتْ بِهَا عَلَيْهِ عِنْدَكَ اَخْبَارُ عُيُوْنِكَ، اكْتَفَيْتَ بِذٰلِكَ شَاهِدًا، فَبَسَطْتَّ عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةَ فِیْ بَدَنِهٖ، وَ اَخَذْتَهٗ بِمَآ اَصَابَ مِنْ عَمَلِهٖ، ثُمَّ نَصَبْتَهٗ بِمَقَامِ الْمَذَلَّةِ، وَ وَسَمْتَهٗ بِالْخِيَانَةِ، وَ قَلَّدْتَّهٗ عَارَ التُّهَمَةِ.

(۱۱۱۱) {۱۹}

وَ تَفَقَّدْ اَمْرَ الْخَرَاجِ بِمَا يُصْلِحُ اَهْلَهٗ، فَاِنَّ فِیْ صَلَاحِهٖ وَ صَلَاحِهِمْ صَلَاحًا لِّمَنْ سِوَاهُمْ، وَ لَا صَلَاحَ لِمَنْ سِوَاهُمْ اِلَّا بِهِمْ، لِاَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِيَالٌ عَلَى الْخَرَاجِ وَ اَهْلِهٖ.

وَ لْيَكُنْ نَّظَرُكَ فِیْ عِمَارَةِ الْاَرْضِ اَبْلَغَ مِنْ نَّظَرِكَ فِی اسْتِجْلَابِ الْخَرَاجِ، لِاَنَّ ذٰلِكَ لَا يُدْرَكُ اِلَّا

پھران کی تنخواہوں کا معیار بلند رکھنا، کیونکہ اس سے انھیں اپنے نفوس کے درست رکھنے میں مدد ملے گیاوراس مال سے بے نیاز رہیں گے جوان ہاتھوں میں بطور امانت ہوگا۔اس کے بعد بھی وہ تمہارے حکم کی خلاف ورزی یا امانت میں رخنہ اندازی کریں تو تمہاری حجت ان پر قائم ہوگی۔

پھران کے کاموں کو دیکھتے بھالتے رہنا اور سچے اور وفادار مخبروں کو ان پر چھوڑ دینا، کیونکہ خفیہ طور پر ان کے امور کی نگرانی انھیں امانت کے برتنے اور رعیت کے ساتھ نرم رویہ رکھنے کا باعث ہوگی۔

خائن مددگاروں سے اپنا بچاؤ کرتے رہنا۔ اگر ان میں سے کوئی خیانت کی طرف ہاتھ بڑھائے اور متفقہ طور پر جاسوسوں کی اطلاعات تم تک پہنچ جائیں تو شہادت کے لیے بس اسے کافی سمجھنا، اسے جسمانی طور پر سزا دینا اور جو کچھ اس نے اپنے عہدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سمیٹا ہے اسے واپس لینا اور اسے ذلت کی منزل پر کھڑا کر دینا اور خیانت کی رسوائیوں کے ساتھ اسے روشناس کرانا اور ننگ ورسوائی کا طوق اس کے گلے میں ڈال دینا۔

{۱۹} (IIII) ٹیکس

ٹیکس کے معاملہ میں ٹیکس ادا کرنے والوں کا مفاد پیش نظر رکھنا، کیونکہ ٹیکس اور ٹیکس دہندگان کی بدولت ہی دوسروں کے حالات درست کئے جاسکتے ہیں۔سب اسی ٹیکس اور ٹیکس دینے والوں کے سہارے پر جیتے ہیں۔

اور ٹیکس کی جمع آوری سے زیادہ زمین کی آبادی کا خیال رکھنا، کیونکہ ٹیکس بھی تو زمین کی آبادی ہی سے حاصل ہوسکتا ہے اور جو آباد کیے بغیر ٹیکس چاہتا ہے وہ ملک کی

بِالْعِمَارَةِ، وَ مَنْ طَلَبَ الْخَرَاجَ بِغَيْرِ عِمَارَةٍ اَخْرَبَ الْبِلَادَ، وَاَهْلَكَ الْعِبَادَ، وَلَمْ يَسْتَقِمْ اَمْرُهٗ اِلَّا قَلِيْلًا.

فَاِنْ شَكَوْا ثِقَلًا اَوْ عِلَّةً، اَوِ انْقِطَاعَ شِرْبٍ اَوْ بَالَّةٍ، اَوْ اِحَالَةَ اَرْضٍ اغْتَمَرَهَا غَرَقٌ، اَوْ اَجْحَفَ بِهَا عَطَشٌ، خَفَّفْتَ عَنْهُمْ بِمَا تَرْجُوْ اَنْ يَّصْلُحَ بِهٖ اَمْرُهُمْ، وَ لَا يَثْقُلَنَّ عَلَيْكَ شَيْءٌ خَفَّفْتَ بِهِ الْمَؤُنَةَ عَنْهُمْ، فَاِنَّهٗ ذُخْرٌ يَّعُوْدُوْنَ بِهٖ عَلَيْكَ فِيْ عِمَارَةِ بِلَادِكَ، وَ تَزْيِيْنِ وِلَايَتِكَ، مَعَ اسْتِجْلَابِكَ حُسْنَ ثَنَآئِهِمْ، وَ تَبَجُّحِكَ بِاسْتِفَاضَةِ الْعَدْلِ فِيْهِمْ، مُعْتَمِدًا فَضْلَ قُوَّتِهِمْ بِمَا ذَخَرْتَ عِنْدَهُمْ مِنْ اِجْمَامِكَ لَهُمْ، وَ الثِّقَةَ مِنْهُمْ بِمَا عَوَّدْتَّهُمْ مِنْ عَدْلِكَ عَلَيْهِمْ فِيْ رِفْقِكَ بِهِمْ، فَرُبَّمَا حَدَثَ مِنَ الْاُمُوْرِ مَآ اِذَا عَوَّلْتَ فِيْهِ عَلَيْهِمْ مِنْۢ بَعْدُ، احْتَمَلُوْهُ طَيِّبَةً اَنْفُسِهِمْ بِهٖ، فَاِنَّ الْعُمْرَانَ مُحْتَمِلٌ مَّا حَمَّلْتَهٗ، وَ اِنَّمَا يُؤْتٰى خَرَابُ الْاَرْضِ مِنْ اِعْوَازِ اَهْلِهَا، وَ اِنَّمَا يُعْوِزُ اَهْلُهَا لِاِشْرَافِ اَنْفُسِ الْوُلَاةِ عَلَى الْجَمْعِ، وَ سُوْٓءِ ظَنِّهِمْ بِالْبَقَآءِ، وَقِلَّةِ انْتِفَاعِهِمْ بِالْعِبَرِ.

بربادی اور بندگانِ خدا کی تباہی کا سامان کرتا ہےاور اس کی حکومت تھوڑے دنوں سے زیادہ نہیں رہ سکتی۔

اب اگر وہ ٹیکس کی گرانباری، یا کسی آفتِ ناگہانی، یا نہری و بارانی علاقوں میں ذرائع آبپاشی کے ختم ہونے، یا زمین کے سیلاب میں گھر جانے، یا سیرابی نہ ہونے کے باعث اس کے تباہ ہونے کی، شکایت کریں تو ٹیکس میں اتنی کمی کردو جس سے تمہیں ان کے حالات کے سُدھرنے کی توقع ہو اور ان کے بوجھ کو ہلکا کرنے سے تمہیں گرانی نہ محسوس ہو، کیونکہ انھیں زیر باری سے بچانا ایک ایسا ذخیرہ ہے کہ جو تمہارے ملک کی آبادی اور تمہارے قلمرِو حکومت کی زیب و زینت کی صورت میں تمہیں پلٹا دیں گےاور اس کے ساتھ تم ان سے خراجِ تحسین اور عدل قائم کرنے کی وجہ سے مسرت بے پایاں بھی حاصل کرسکو گےاور اپنے اس حسن سلوک کی وجہ سے کہ جس کا ذخیرہ تم نے ان کے پاس رکھ دیا ہے، تم (آڑے وقت پر) ان کی قوت کے بل بوتے پر بھروسا کرسکو گےاور رحم ورافت کے جلو میں جس سیرتِ عادلانہ کا تم نے انھیں خوگر بنایا ہےاس کے سبب سے تمہیں ان پر وثوق واعتماد ہوسکے گا۔اس کے بعد ممکن ہے کہ ایسے حالات بھی پیش آئیں کہ جن میں تمہیں ان پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہو تو وہ انھیں بطیب خاطر جھیل لے جائیں گے، کیونکہ ملک آباد ہے تو جیسا بوجھ اس پر لاد دو گے وہ اٹھالے گا۔اور زمین کی تباہی تو اس سے آتی ہے کہ کاشتکاروں کے ہاتھ تنگ ہو جائیں اور ان کی تنگدستی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ حکام مال و دولت کے سمیٹنے پر تل جاتے ہیں اور انھیں اپنے اقتدار کے ختم ہونے کا کھٹکا لگا رہتا ہےاور عبرتوں سے بہت کم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

(۷) {۲۰}

ثُمَّ انْظُرْ فِيْ حَالِ كُتَّابِكَ، فَوَلِّ عَلٰٓى اُمُوْرِكَ خَيْرَهُمْ، وَ اخْصُصْ رَسَآئِلَكَ الَّتِيْ تُدْخِلُ فِيْهَا مَكَآئِدَكَ وَ اَسْرَارَكَ بِاَجْمَعِهِمْ لِوُجُوْهِ صَالِحِ الْاَخْلَاقِ مِمَّنْ لَّا تُبْطِرُهُ الْكَرَامَةُ، فَيَجْتَرِئَ بِهَا عَلَيْكَ فِيْ خِلَافٍ لَّكَ بِحَضْرَةِ مَلَاٍ، وَ لَا تُقَصِّرُ بِهِ الْغَفْلَةُ عَنْ اِيْرَادِ مُكَاتَبَاتِ عُمَّالِكَ عَلَيْكَ، وَ اِصْدَارِ جَوَابَاتِهَا عَلَى الصَّوَابِ عَنْكَ، وَ فِيْمَا يَاْخُذُ لَكَ وَ يُعْطِيْ مِنْكَ، وَ لَا يُضْعِفُ عَقْدًا اعْتَقَدَهٗ لَكَ، وَ لَا يَعْجِزُ عَنْ اِطْلَاقِ مَا عُقِدَ عَلَيْكَ، وَ لَا يَجْهَلُ مَبْلَغَ قَدْرِ نَفْسِهٖ فِي الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ الْجَاهِلَ بِقَدْرِ نَفْسِهٖ يَكُوْنُ بِقَدْرِ غَيْرِهٖ اَجْهَلَ.

ثُمَّ لَا يَكُنِ اخْتِيَارُكَ اِيَّاهُمْ عَلٰى فِرَاسَتِكَ وَ اسْتِنَامَتِكَ، وَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنْكَ، فَاِنَّ الرِّجَالَ يَتَعَرَّفُوْنَ لِفِرَاسَاتِ الْوُلَاةِ بِتَصَنُّعِهِمْ وَ حُسْنِ خِدْمَتِهِمْ، وَ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ النَّصِيْحَةِ وَ الْاَمَانَةِ شَيْءٌ، وَ لٰكِنِ اخْتَبِرْهُمْ بِمَا وَلُوْا لِلصّٰلِحِيْنَ قَبْلَكَ، فَاعْمِدْ لِاَحْسَنِهِمْ كَانَ فِي الْعَامَّةِ اَثَرًا، وَ اَعْرَفِهِمْ بِالْاَمَانَةِ وَجْهًا، فَاِنَّ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى نَصِيْحَتِكَ لِلّٰهِ وَ لِمَنْ وُّلِّيْتَ اَمْرَهٗ.

{۲۰} (V) بیوروکریسی

پھر یہ کہ اپنی بیوروکریسی کی اہمیت پر نظر رکھنا، اپنے معاملات ان کے سپرد کرنا جو اِن میں بہتر ہوں اور اپنے ان فرامین کو جن میں مخفی تدابیر اور (مملکت کے) رموز و اسرار درج ہوتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ ان کے حوالے کرنا جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک ہوں، جنھیں اعزاز کا حاصل ہونا سرکش نہ بنائے کہ وہ بھری محفلوں میں تمہارے خلاف کچھ کہنے کی جرأت کرنے لگیں اور ایسے بے پروانہ ہوں کہ لین دین کے معاملات کے بارے میں جو تم سے متعلق ہوں تمہارے کارندوں کے خطوط تمہارے سامنے پیش کرنے اور ان کے مناسب جوابات روانہ کرنے میں کوتاہی کرتے ہوں اور وہ تمہارے حق میں جو معاہدہ کریں اس میں کوئی خامی نہ رہنے دیں اور نہ تمہارے خلاف کسی ساز باز کا توڑ کرنے میں کمزوری دکھائیں اور وہ معاملات میں اپنے صحیح مرتبہ اور مقام سے ناآشنا نہ ہوں، کیونکہ جو اپنا صحیح مقام نہیں پہچانتا وہ دوسروں کے قدرومقام سے اور بھی زیادہ ناواقف ہوگا۔

پھر یہ کہ ان کا انتخاب تمہیں اپنی فراست، خوش اعتمادی اور حسن ظن کی بنا پر نہ کرنا چاہیے، کیونکہ لوگ تصنع اور حسن خدمات کے ذریعہ حکمرانوں کی نظروں میں سما کر تعارف کی راہیں نکال لیا کرتے ہیں، حالانکہ ان میں ذرا بھی خیرخواہی اور امانتداری کا جذبہ نہیں ہوتا۔ لیکن تم انھیں ان خدمات سے پرکھو جو تم سے پہلے وہ نیک حاکموں کے ماتحت رہ کر انجام دے چکے ہوں، تو جو عوام میں نیک نام اور امانتداری کے اعتبار سے زیادہ مشہور ہوں ان کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرو۔ اس لیے کہ ایسا کرنا اس کی دلیل ہوگا کہ تم اللہ کے مخلص اور اپنے امام کے خیرخواہ ہو۔

وَ اجْعَلْ لِرَاْسِ کُلِّ اَمْرٍ مِّنْ اُمُوْرِكَ رَاْسًا مِّنْهُمْ، لَا يَقْهَرُهٗ كَبِيْرُهَا، وَ لَا يَتَشَتَّتُ عَلَيْهِ كَثِيْرُهَا، وَ مَهْمَا كَانَ فِیْ كُتَّابِكَ مِنْ عَيْبٍ فَتَغَابَيْتَ عَنْهُ اُلْزِمْتَهٗ.

{۲۱} (VI)

ثُمَّ اسْتَوْصِ بِالتُّجَّارِ وَ ذَوِی الصِّنَاعَاتِ، وَ اَوْصِ بِهِمْ خَيْرًا، الْمُقِيْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُضْطَرِبِ بِمَالِهٖ، وَ الْمُتَرَفِّقِ بِبَدَنِهٖ، فَاِنَّهُمْ مَوَادُّ الْمَنَافِعِ، وَ اَسْبَابُ الْمَرَافِقِ، وَ جُلَّابُهَا مِنَ الْمَبَاعِدِ وَ الْمَطَارِحِ، فِیْ بَرِّكَ وَ بَحْرِكَ، وَ سَهْلِكَ وَ جَبَلِكَ، وَ حَيْثُ لَا يَلْتَئِمُ النَّاسُ لِمَوَاضِعِهَا، وَ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْهَا، فَاِنَّهُمْ سِلْمٌ لَّا تُخَافُ بَآئِقَتُهٗ، وَ صُلْحٌ لَّا تُخْشٰی غَآئِلَتُهٗ، وَ تَفَقَّدْ اُمُوْرَهُمْ بِحَضْرَتِكَ وَ فِیْ حَوَاشِیْ بِلَادِكَ.

وَ اعْلَمْ مَعَ ذٰلِكَ اَنَّ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنْهُمْ ضِيْقًا فَاحِشًا، وَ شُحًّا قَبِيْحًا، وَ احْتِكَارًا لِّلْمَنَافِعِ وَ تَحَكُّمًا فِی الْبِيَاعَاتِ، وَ ذٰلِكَ بَابُ مَضَرَّةٍ لِّلْعَامَّةِ، وَ عَيْبٌ عَلَی الْوُلَاةِ، فَامْنَعْ مِنَ الْاِحْتِكَارِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنَعَ مِنْهُ.

وَ لْيَكُنِ الْبَيْعُ بَيْعًا سَمْحًا بِمَوَازِيْنِ عَدْلٍ، وَ اَسْعَارٍ لَّا تُجْحِفُ بِالْفَرِيْقَيْنِ، مِنَ الْبَآئِعِ وَ الْمُبْتَاعِ، فَمَنْ قَارَفَ حُكْرَةً بَعْدَ نَهْيِكَ اِيَّاهُ فَنَكِّلْ بِهٖ، وَ عَاقِبْ فِیْ غَيْرِ اِسْرَافٍ.

تمہیں بیوروکریسی کے ہر شعبہ پر ایک ایک افسر مقرر کرنا چاہیے جو اس شعبہ کے بڑے سے بڑے کام سے عاجز نہ ہو اور کام کی زیادتی سے بوکھلا نہ اٹھے۔ یادرکھو! کہ ان منشیوں میں جو بھی عیب ہوگا اور تم اس سے آنکھ بند رکھو گے اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔

{۲۱} (VI) تاجر اور صنعتکار

پھر تمہیں تاجروں اور صنعتکاروں کے خیال اور ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کی ہدایت کی جاتی ہے اور تمہیں دوسروں کو ان کے متعلق ہدایت کرنا ہے، خواہ وہ ایک جگہ رہ کر بیوپار کرنے والے ہوں یا پھیری لگا کر بیچنے والے ہوں، یا جسمانی مشقت (مزدوری یا دستکاری) سے کمانے والے ہوں، کیونکہ یہی لوگ منافع کا سرچشمہ اور ضروریات کے مہیا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ان ضروریات کو خشکیوں، تریوں، میدانی علاقوں اور پہاڑوں ایسے دور افتادہ مقامات سے درآمد کرتے ہیں اور ایسی جگہوں سے کہ جہاں لوگ پہنچ نہیں سکتے اور نہ وہاں جانے کی ہمت کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ امن پسند اور صلح جُو ہوتے ہیں۔ ان سے کسی فساد اور شورش کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہوں یا جہاں جہاں دوسرے شہروں میں پھیلے ہوئے ہوں، تم ان کی خبرگیری کرتے رہنا۔

ہاں! اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو انتہائی تنگ نظر اور بڑے کنجوس ہیں، جو نفع کے لیے مال روک رکھتے ہیں اور اونچے نرخ معین کر لیتے ہیں، یہ چیز عوام کے لیے نقصان دہ اور حکام کی بدنامی کا باعث ہوتی ہے۔ لہٰذا ذخیرہ اندوزی سے منع کرنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔

اور خرید و فروخت صحیح ترازوؤں اور مناسب نرخوں کے ساتھ بسہولت ہونا چاہیے کہ نہ بیچنے والے کو نقصان ہو اور نہ خریدنے والے کو خسارہ ہو۔ اس کے بعد بھی کوئی ذخیرہ اندوزی کے جرم کا مرتکب ہو تو اسے مناسب حد تک سزا دینا۔

(VII) {۲۲}

ثُمَّ اللّٰهَ اللّٰهَ فِی الطَّبَقَةِ السُّفْلٰی مِنَ الَّذِیْنَ لَا حِیْلَةَ لَهُمْ، وَ الْمَسَاكِیْنِ وَ الْمُحْتَاجِیْنَ، وَ اَهْلِ الْبُؤْسٰی وَ الزَّمْنٰی، فَاِنَّ فِیْ هٰذِهِ الطَّبَقَةِ قَانِعًا وَّ مُعْتَرًّا، وَ احْفَظْ لِلّٰهِ مَا اسْتَحْفَظَكَ مِنْ حَقِّهٖ فِیْهِمْ، وَ اجْعَلْ لَّهُمْ قِسْمًا مِّنْ بَیْتِ مَالِكِ، وَ قِسْمًا مِّنْ غَلَّاتِ صَوَافِی الْاِسْلَامِ فِیْ كُلِّ بَلَدٍ، فَاِنَّ لِلْاَقْصٰی مِنْهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ لِلْاَدْنٰی، وَ كُلٌّ قَدِ اسْتُرْعِیْتَ حَقَّهٗ، فَلَا یَشْغَلَنَّكَ عَنْهُمْ بَطَرٌ، فَاِنَّكَ لَا تُعْذَرُ بِتَضْیِیْعِكَ التَّافِهَ لِاِحْكَامِكَ الْكَثِیْرَ الْمُهِمَّ. فَلَا تُشْخِصْ هَمَّكَ عَنْهُمْ، وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لَهُمْ.

وَ تَفَقَّدْ اُمُوْرَ مَنْ لَّا یَصِلُ اِلَیْكَ مِنْهُمْ، مِمَّنْ تَقْتَحِمُهُ الْعُیُوْنُ، وَ تَحْقِرُهُ الرِّجَالُ، فَفَرِّغْ لِاُولٰٓئِكَ ثِقَتَكَ مِنْ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَ التَّوَاضُعِ، فَلْیَرْفَعْ اِلَیْكَ اُمُوْرَهُمْ، ثُمَّ اعْمَلْ فِیْهِمْ بِالْاِعْذَارِ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ تَلْقَاهُ، فَاِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ بَیْنِ الرَّعِیَّةِ اَحْوَجُ اِلَی الْاِنْصَافِ مِنْ غَیْرِهِمْ، وَ كُلٌّ فَاَعْذِرْ اِلَی اللّٰهِ فِیْ تَاْدِیَةِ حَقِّهٖ اِلَیْهِ.

وَ تَعَهَّدْ اَهْلَ الْیُتْمِ وَ ذَوِی الرِّقَّةِ فِی السِّنِّ، مِمَّنْ لَّا حِیْلَةَ لَهٗ، وَ لَا یَنْصِبُ لِلْمَسْئَلَةِ نَفْسَهٗ، وَ ذٰلِكَ عَلَی الْوُلَاةِ ثَقِیْلٌ، وَ الْحَقُّ كُلُّهٗ ثَقِیْلٌ، وَ قَدْ یُخَفِّفُهُ اللّٰهُ عَلٰی

{۲۲} (VII) پسماندہ طبقہ

پھر پسماندہ وافتادہ طبقہ جن کا کوئی سہارا نہیں ہوتا کے بارے میں خصوصیت کے ساتھ اللہ کا خوف کرنا۔ یہ مسکینوں، محتاجوں، فقیروں اور معذوروں کا طبقہ ہے۔ان میں سے کچھ تو ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے ہوتے ہیں اور کچھ کے چہروں سے احتیاج وتنگدستی عیاں ہوتی ہے۔اللہ کی خاطر اِن بے کسوں کے بارے میں اس کے اس حق کی حفاظت کرنا جس کا اس نے تمھیں ذمہ دار بنایا ہے۔ان کے لیے ایک حصہ بیت المال سے معین کر دینا اور ایک حصہ ہر شہر کے اس غلہ میں سے دینا جو اسلامی غنیمت کی زمینوں سے حاصل ہوا ہو، کیونکہ اس میں دور والوں کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا نزدیک والوں کا ہے۔اور تم ان سب کے حقوق کی نگہداشت کے ذمہ دار بنائے گئے ہو۔لہٰذا تمھیں دولت کی سرمستی ان سے غافل نہ کر دے، کیونکہ کسی معمولی بات کو اس لیے نظر انداز نہیں کیا جائے گا کہ تم نے بہت سے اہم کاموں کو پورا کر دیا ہے۔لہٰذا اپنی توجہ ان سے نہ ہٹانا اور نہ تکبر کے ساتھ ان کی طرف سے اپنا رخ پھیرنا۔

اور خصوصیت کے ساتھ خبر رکھو ایسے افراد کی جو تم تک پہنچ نہیں سکتے، جنھیں آنکھیں دیکھنے سے کراہت کرتی ہوں گی اور لوگ انھیں حقارت سے ٹھکراتے ہوں گے،تم ان کے لیے اپنے کسی بھروسے کے آدمی کو جو خوفِ خدا رکھنے والا اور متواضع ہو،مقرر کر دینا کہ وہ ان کے حالات تم تک پہنچاتا رہے۔ پھر ان کے ساتھ وہ طرزِ عمل اختیار کرنا جس سے کہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے حجت پیش کر سکو، کیونکہ رعیت میں دوسروں سے زیادہ یہ انصاف کے محتاج ہیں اور یوں تو سب ہی ایسے ہیں کہ تمھیں ان کے حقوق سے عہدہ برآ ہو کر اللہ کے سامنے سرخرو ہونا ہے۔

اور دیکھو یتیموں اور سال خوردہ بوڑھوں کا خیال رکھنا کہ جو نہ کوئی سہارا رکھتے ہیں اور نہ سوال کے لیے اٹھتے ہیں اور یہی وہ کام ہے جو حکام پر گراں گزرا کرتا ہے (اور

اَقْوَامٍ طَلَبُوا الْعَاقِبَةَ فَصَبَّرُوٓا اَنْفُسَهُمْ، وَ وَثِقُوْا بِصِدْقِ مَوْعُوْدِ اللّٰهِ لَهُمْ.

{۲۳}

وَ اجْعَلْ لِذَوِی الْحَاجَاتِ مِنْكَ قِسْمًا تُفَرِّغُ لَهُمْ فِيْهِ شَخْصَكَ، وَ تَجْلِسُ لَهُمْ مَجْلِسًا عَامًّا، فَتَتَوَاضَعُ فِيْهِ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ، وَ تُقْعِدُ عَنْهُمْ جُنْدَكَ وَ اَعْوَانَكَ، مِنْ اَحْرَاسِكَ وَ شُرَطِكَ، حَتّٰى يُكَلِّمَكَ مُتَكَلِّمُهُمْ غَيْرَ مُتَتَعْتِعٍ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ فِیْ غَيْرِ مَوْطِنٍ: "لَنْ تُقَدَّسَ اُمَّةٌ لَّا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهَا حَقُّهٗ مِنَ الْقَوِیِّ غَيْرَ مُتَتَعْتِعٍ".

ثُمَّ احْتَمِلِ الْخُرْقَ مِنْهُمْ وَ الْعِیَّ، وَ نَحِّ عَنْكَ الضِّيْقَ وَ الْاَنَفَ، يَبْسُطِ اللّٰهُ عَلَيْكَ بِذٰلِكَ اَكْنَافَ رَحْمَتِهٖ، وَ يُوْجِبْ لَكَ ثَوَابَ طَاعَتِهٖ، وَ اَعْطِ مَاۤ اَعْطَيْتَ هَنِيْٓـئًا، وَ امْنَعْ فِیْۤ اِجْمَالٍ وَّ اِعْذَارٍ.

{۲۴}

ثُمَّ اُمُوْرٌ مِّنْ اُمُوْرِكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ مُّبَاشَرَتِهَا: مِنْهَا اِجَابَةُ عُمَّالِكَ بِمَا يَعْيَا عَنْهُ كُتَّابُكَ، وَ مِنْهَا اِصْدَارُ حَاجَاتِ النَّاسِ يَوْمَ وُرُوْدِهَا عَلَيْكَ مِمَّا تَحْرَجُ بِهٖ صُدُوْرُ اَعْوَانِكَ، وَ اَمْضِ لِكُلِّ يَوْمٍ عَمَلَهٗ، فَاِنَّ لِكُلِّ يَوْمٍ مَّا فِيْهِ،

حق تو بہرحال گراں ہی ہوا کرتا ہے)۔ ہاں خدا ان لوگوں کے لیے جو عقبیٰ کے طلب گار رہتے ہیں، اس کی گرانیوں کو ہلکا کر دیتا ہے، وہ اسے اپنی ذات پر جھیل لے جاتے ہیں اور اللہ نے جو ان سے وعدہ کیا ہے اس کی سچائی پر بھروسا رکھتے ہیں۔

{۲۳} کھلی کچہری اور مظلوموں کی دادرسی

اور تم اپنے اوقات کا ایک حصہ حاجتمندوں کے لیے معین کر دینا جس میں سب کام چھوڑ کر انہی کے لیے مخصوص ہو جانا اور ان کے لیے ایک عام دربار کرنا اور اس میں اپنے پیدا کرنے والے اللہ کے لیے تواضع و انکساری سے کام لینا اور فوجیوں، نگہبانوں اور پولیس والوں کو ہٹا دینا، تاکہ کہنے والے بے دھڑک کہہ سکیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی موقعوں پر فرماتے سنا ہے کہ: ”اس قوم میں پاکیزگی نہیں آ سکتی جس میں کمزوروں کو کھل کر طاقتوروں سے حق نہیں دلایا جاتا“۔

پھر یہ کہ اگر ان سے بدکلامی یا نامناسب زبان کا مظاہرہ ہو، تو اسے برداشت کرنا اور تنگ دلی اور نخوت کو ان کے مقابلہ میں پاس نہ آنے دینا۔ اس کی وجہ سے اللہ تم پر اپنی رحمت کے دامنوں کو پھیلا دے گا اور اپنی فرماں برداری کا تمہیں ضرور اجر دے گا۔ اور جو حسن سلوک کرنا اس طرح کہ چہرے پر شکن نہ آئے اور نہ دینا تو اچھے طریقے سے عذرخواہی کر لینا۔

{۲۴} مسائل کا فوری حل اور بروقت فیصلے

پھر کچھ امور ایسے ہیں کہ جنہیں خود تم ہی کو انجام دینا چاہیے۔ ان میں سے ایک حکام کے ان مراسلات کا جواب دینا ہے جو تمہارے منشیوں کے بس میں نہ ہوں اور ایک لوگوں کی حاجتیں جب تمہارے سامنے پیش ہوں اور تمہارے عملہ کے ارکان ان سے جی چرائیں تو خود انھیں انجام دینا ہے۔ روز کا کام اسی روز ختم کر دیا کرو، کیونکہ ہر دن اپنے ہی کام کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔

{۲۵}

وَ اجْعَلْ لِّنَفْسِكَ فِيْمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللهِ اَفْضَلَ تِلْكَ الْمَوَاقِيْتِ، وَ اَجْزَلَ تِلْكَ الْاَقْسَامِ، وَ اِنْ كَانَتْ كُلُّهَا لِلّٰهِ، اِذَا صَلَحَتْ فِيْهَا النِّيَّةُ، وَسَلِمَتْ مِنْهَا الرَّعِيَّةُ.

وَ لْيَكُنْ فِيْ خَاصَّةِ مَا تُخْلِصُ بِهٖ لِلّٰهِ دِيْنَكَ: اِقَامَةُ فَرَآئِضِهِ الَّتِيْ هِيَ لَهٗ خَاصَّةً. فَاَعْطِ اللهَ مِنْ بَدَنِكَ فِيْ لَيْلِكَ وَ نَهَارِكَ، وَ وَفِّ مَا تَقَرَّبْتَ بِهٖۤ اِلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ كَامِلًا غَيْرَ مَثْلُوْمٍ وَّ لَا مَنْقُوْصٍ، بَالِغًا مِّنْ بَدَنِكَ مَا بَلَغَ.

وَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ لِلنَّاسِ فَلَا تَكُوْنَنَّ مُنَفِّرًا وَّ لَا مُضَيِّعًا، فَاِنَّ فِي النَّاسِ مَنْ بِهِ الْعِلَّةُ وَ لَهُ الْحَاجَةُ، وَ قَدْ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حِيْنَ وَجَّهَنِيْۤ اِلَى الْيَمَنِ: كَيْفَ اُصَلِّيْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: "صَلِّ بِهِمْ كَصَلٰوةِ اَضْعَفِهِمْ وَ كُنْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا".

{۲۶}

وَ اَمَّا بَعْدُ! فَلَا تُطَوِّلَنَّ احْتِجَابَكَ عَنْ رَّعِيَّتِكَ، فَاِنَّ احْتِجَابَ الْوُلَاةِ عَنِ الرَّعِيَّةِ شُعْبَةٌ مِّنَ الضِّيْقِ، وَ قِلَّةُ عِلْمٍ بِالْاُمُوْرِ، وَ الِاحْتِجَابُ مِنْهُمْ يَقْطَعُ عَنْهُمْ عِلْمَ مَا احْتَجَبُوْا دُوْنَهٗ، فَيَصْغُرُ عِنْدَهُمُ الْكَبِيْرُ، وَ

{۲۵} حاکم کا اللہ سے رابطہ

اور اپنے اوقات کا بہتر وافضل حصہ اللہ کی عبادت کے لیے خاص کر دینا، اگر چہ وہ تمام کام بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، جب نیت بخیر ہو اور ان سے رعیت کی خوشحالی ہو۔

ان مخصوص اشغال میں سے کہ جن کے ساتھ تم خلوص کے ساتھ اللہ کے لیے اپنے دینی فریضہ کو ادا کرتے ہو، ان واجبات کی انجام دہی ہونا چاہیے جو اس کی ذات سے مخصوص ہیں۔ تم شب و روز کے اوقات میں اپنی جسمانی طاقتوں کا کچھ حصہ اللہ کے سپرد کر دو اور جو عبادت بھی تقرب الٰہی کی غرض سے بجالانا، ایسی ہو کہ نہ اس میں کوئی خلل ہو اور نہ کوئی نقص، چاہے اس میں تمھیں کتنی ہی جسمانی زحمت اٹھانا پڑے۔

اور دیکھو! جب لوگوں کو نماز پڑھانا تو ایسی نہیں کہ (طول دے کر) لوگوں کو بیزار کر دو اور نہ ایسی مختصر کہ نماز برباد ہو جائے۔ اس لیے کہ نمازیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور ایسے بھی جنھیں کوئی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ چنانچہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف روانہ کیا تو میں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ: انھیں نماز کس طرح پڑھاؤں؟ تو فرمایا کہ: ”ایسی ان میں سب سے زیادہ کمزور و ناتواں کی نماز ہو سکتی ہے اور تمھیں مومنوں کے حال پر مہربان ہونا چاہیے“۔

{۲۶} حاکم کی عوام سے دوری کے نقصانات

اس کے بعد یہ خیال رہے کہ رعایا سے عرصہ تک روپوشی اختیار نہ کرنا، کیونکہ حکمرانوں کا رعایا سے چھپ کر رہنا ایک طرح کی تنگ دلی اور معاملات سے بے خبر رہنے کا سبب ہے اور یہ روپوشی انھیں بھی ان امور پر مطلع ہونے سے روکتی ہے کہ جن سے وہ ناواقف ہیں، جس کی وجہ سے بڑی چیز ان کی نگاہ میں چھوٹی اور چھوٹی چیز بڑی،

يَعْظُمُ الصَّغِيْرُ، وَ يَقْبُحُ الْحَسَنُ، وَ يَحْسُنُ الْقَبِيْحُ، وَ يُشَابُ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ. وَ اِنَّمَا الْوَالِيْ بَشَرٌ لَّا يَعْرِفُ مَا تَوَارٰى عَنْهُ النَّاسُ بِهٖ مِنَ الْاُمُوْرِ، وَ لَيْسَتْ عَلَى الْحَقِّ سِمَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا ضُرُوْبُ الصِّدْقِ مِنَ الْكَذِبِ.

وَ اِنَّمَاۤ اَنْتَ اَحَدُ رَجُلَيْنِ: اِمَّا امْرُؤٌ سَخَتْ نَفْسُكَ بِالْبَذْلِ فِی الْحَقِّ، فَفِيْمَ احْتِجَابُكَ مِنْ وَّاجِبِ حَقٍّ تُعْطِيْهِ اَوْ فِعْلٍ كَرِيْمٍ تُسْدِيْهِ، اَوْ مُبْتَلًى بِالْمَنْعِ، فَمَاۤ اَسْرَعَ كَفَّ النَّاسِ عَنْ مَّسْئَلَتِكَ اِذَا اَيِسُوْا مِنْ بَذْلِكَ، مَعَ اَنَّ اَكْثَرَ حَاجَاتِ النَّاسِ اِلَيْكَ مِمَّا لَا مَؤُنَةَ فِيْهِ عَلَيْكَ، مِنْ شَكَاةِ مَظْلِمَةٍ، اَوْ طَلَبِ اِنْصَافٍ فِیْ مُعَامَلَةٍ.

٢٧

ثُمَّ اِنَّ لِلْوَالِیْ خَاصَّةً وَّ بِطَانَةً، فِيْهِمُ اسْتِئْثَارٌ وَّ تَطَاوُلٌ، وَ قِلَّةُ اِنْصَافٍ فِیْ مُعَامَلَةٍ، فَاحْسِمْ مَادَّةَ اُولٰٓئِكَ بِقَطْعِ اَسْبَابِ تِلْكَ الْاَحْوَالِ.

وَ لَا تُقْطِعَنَّ لِاَحَدٍ مِّنْ حَاشِيَتِكَ وَ حَامَّتِكَ قَطِيْعَةً، وَ لَا يَطْمَعَنَّ مِنْكَ فِی اعْتِقَادِ عُقْدَةٍ تَضُرُّ بِمَنْ يَلِيْهَا مِنَ النَّاسِ فِیْ شِرْبٍ، اَوْ عَمَلٍ مُّشْتَرَكٍ يَّحْمِلُوْنَ مَؤُنَتَهٗ عَلٰى غَيْرِهِمْ، فَيَكُوْنَ مَهْنَاُ ذٰلِكَ لَهُمْ دُوْنَكَ، وَ عَيْبُهٗ عَلَيْكَ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ.

اچھائی برائی اور برائی اچھائی ہو جایا کرتی ہے اور حق باطل کے ساتھ مل جل جاتا ہے۔ اور حکمران بھی آخر ایسا ہی بشر ہوتا ہے جو ناواقف رہے گا ان معاملات سے جو لوگ اس سے پوشیدہ کریں۔ اور حق کی پیشانی پر کوئی نشان نہیں ہوا کرتے کہ جس کے ذریعے جھوٹ سے سچ کی قسموں کو الگ کر کے پہچان لیا جائے۔

اور پھر تم دو ہی طرح کے آدمی ہو سکتے ہو: یا تو تم ایسے ہو کہ تمہارا نفس حق کے ادائیگی کے لیے آمادہ ہے، تو پھر واجب حقوق ادا کرنے اور اچھے کام کر گزرنے سے منہ چھپانے کی ضرورت کیا؟ اور یا تم ایسے ہو کہ لوگوں کو تم سے کورا جواب ہی ملنا ہے، تو جب لوگ تمہاری عطا سے مایوس ہو جائیں گے تو خود ہی بہت جلد تم سے مانگنا چھوڑ دیں گے اور پھر یہ کہ لوگوں کی اکثر ضرورتیں ایسی ہوں گی جن سے تمہاری جیب پر کوئی بار نہیں پڑتا۔ جیسے کسی کے ظلم کی شکایت یا کسی معاملہ میں انصاف کا مطالبہ۔

{۲۷} مساوات وانصاف

اس کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ حکام کے کچھ خواص اور سر چڑھے لوگ ہوا کرتے ہیں جن میں خودغرضی، دست درازی اور بدمعاملگی ہوا کرتی ہے۔ تم کو ان حالات کے پیدا ہونے کی وجوہ ختم کر کے اس گندے مواد کو ختم کر دینا چاہیے۔

اور دیکھو! اپنے کسی حاشیہ نشین اور قرابت دار کو جاگیر نہ دینا اور اسے تم سے توقع نہ بندھنا چاہیے کسی ایسی زمین پر قبضہ کرنے کی جو آبپاشی، یا کسی مشترکہ معاملہ میں اس کے آس پاس کے لوگوں کے لیے ضرر کی باعث ہو، یوں کہ اس کا بوجھ دوسرے پر ڈال دے۔ اس صورت میں اس کے خوشگوار مزے تو اس کے لیے ہوں گے نہ تمہارے لیے، مگر اس کا بدنما دھبہ دنیا و آخرت میں تمہارے دامن پر رہ جائے گا۔

وَ اَلْزِمِ الْحَقَّ مَنْ لَّزِمَهٗ مِنَ الْقَرِيْبِ وَ الْبَعِيْدِ، وَ كُنْ فِيْ ذٰلِكَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا، وَاقِعًا ذٰلِكَ مِنْ قَرَابَتِكَ وَ خَاصَّتِكَ حَيْثُ وَقَعَ، وَ ابْتَغِ عَاقِبَتَهٗ بِمَا يَثْقُلُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَاِنَّ مَغَبَّةَ ذٰلِكَ مَحْمُوْدَةٌ.

وَ اِنْ ظَنَّتِ الرَّعِيَّةُ بِكَ حَيْفًا فَاَصْحِرْ لَهُمْ بِعُذْرِكَ، وَ اعْدِلْ عَنْكَ ظُنُوْنَهُمْ بِاِصْحَارِكَ، فَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ رِيَاضَةً مِّنْكَ لِنَفْسِكَ، وَ رِفْقًا بِرَعِيَّتِكَ، وَاِعْذَارًا تَبْلُغُ بِهٖ حَاجَتَكَ مِنْ تَقْوِيْمِهِمْ عَلَى الْحَقِّ.

{۲۸}

وَ لَا تَدْفَعَنَّ صُلْحًا دَعَاكَ اِلَيْهِ عَدُوُّكَ وَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًا، فَاِنَّ فِي الصُّلْحِ دَعَةً لِّجُنُوْدِكَ، وَ رَاحَةً مِّنْ هُمُوْمِكَ، وَ اَمْنًا لِّبِلَادِكَ، وَ لٰكِنِ الْحَذَرَ كُلَّ الْحَذَرِ مِنْ عَدُوِّكَ بَعْدَ صُلْحِهٖ، فَاِنَّ الْعَدُوَّ رُبَّمَا قَارَبَ لِيَتَغَفَّلَ، فَخُذْ بِالْحَزْمِ، وَ اتَّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ حُسْنَ الظَّنِّ.

وَ اِنْ عَقَدْتَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ عَدُوِّكَ عُقْدَةً، اَوْ اَلْبَسْتَهٗ مِنْكَ ذِمَّةً، فَحُطْ عَهْدَكَ بِالْوَفَآءِ، وَارْعَ ذِمَّتَكَ بِالْاَمَانَةِ، وَ اجْعَلْ نَفْسَكَ جُنَّةً دُوْنَ مَا اَعْطَيْتَ، فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ فَرَآئِضِ اللّٰهِ شَيْءٌ النَّاسُ اَشَدُّ عَلَيْهِ اجْتِمَاعًا، مَعَ تَفَرُّقِ اَهْوَآئِهِمْ، وَ تَشَتُّتِ اٰرَآئِهِمْ، مِنْ

اور جس پر جو حق عائد ہوتا ہو اس پر اس حق کو نافذ کرنا چاہیے۔ وہ تمہارا اپنا ہو یا بیگانہ ہو۔ اور اس کے بارے میں تحمل سے کام لینا اور ثواب کے امیدوار رہنا۔ چاہے اس کی زد تمہارے کسی قریبی عزیز یا کسی مصاحبِ خاص پر کیسی ہی پڑتی ہو اور اس میں تمہاری طبیعت کو جو گرانی محسوس ہو، اس کے اُخروی نتیجہ کو پیش نظر رکھنا کہ اس کا انجام بہرحال اچھا ہوگا۔

اور اگر عوام کو تمہارے بارے میں کبھی یہ بدگمانی ہو جائے کہ تم نے اس پر ظلم و زیادتی کی ہے تو اپنے عذر کو واضح طور سے پیش کر دو اور عذر واضح کر کے ان کے خیالات کو بدل دو۔ اس سے تمہارے نفس کی تربیت ہو گی اور رعایا پر مہربانی ثابت ہو گی اور اس عذر آوری سے ان کو حق پر استوار کرنے کا مقصد تمہارا پورا ہوگا۔

{۲۸} صلح پسندی اور معاہدوں کی پابندی

اگر دشمن ایسی صلح کی تمہیں دعوت دے کہ جس میں اللہ کی رضا مندی ہو، تو اسے کبھی ٹھکرا نہ دینا۔ کیونکہ صلح میں تمہارے لشکر کے لیے آرام و راحت، خود تمہارے لیے فکروں سے نجات اور شہروں کے لیے امن کا سامان ہے۔ لیکن صلح کے بعد دشمن سے چوکنا اور خوب ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دشمن قرب حاصل کرتا ہے تا کہ تمہاری غفلت سے فائدہ اٹھائے۔ لہٰذا احتیاط کو ملحوظ رکھو اور اس بارے میں حسن ظن سے کام نہ لو۔

اور اگر اپنے اور دشمن کے درمیان کوئی معاہدہ کرو، یا اسے اپنے دامن میں پناہ دو، تو پھر عہد کی پابندی کرو، وعدہ کا لحاظ رکھو اور اپنے قول و قرار کی حفاظت کے لیے اپنی جان کو سپر بنا دو۔ کیونکہ اللہ کے فرائض میں سے ایفائے عہد کی ایسی کوئی چیز نہیں کہ جس کی اہمیت پر دنیا اپنے الگ الگ نظریوں اور مختلف رایوں کے باوجود یکجہتی سے متفق ہو اور مسلمانوں کے علاوہ مشرکوں تک نے اپنے درمیان معاہدوں کی پابندی کی ہے۔ اس لیے کہ عہد شکنی کے

تَعْظِيمِ الْوَفَآءِ بِالْعُهُوْدِ، وَ قَدْ لَزِمَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، لِمَا اسْتَوْبَلُوْا مِنْ عَوَاقِبِ الْغَدْرِ، فَلَا تَغْدِرَنَّ بِذِمَّتِكَ، وَ لَا تَخِيْسَنَّ بِعَهْدِكَ، وَ لَا تَخْتِلَنَّ عَدُوَّكَ، فَاِنَّهٗ لَا يَجْتَرِئُ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا جَاهِلٌ شَقِيٌّ. وَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ وَ ذِمَّتَهٗ اَمْنًا اَفْضَاهُ بَيْنَ الْعِبَادِ بِرَحْمَتِهٖ، وَ حَرِيْمًا يَّسْكُنُوْنَ اِلٰى مَنَعَتِهٖ، وَ يَسْتَفِيْضُوْنَ اِلٰى جِوَارِهٖ، فَلَا اِدْغَالَ وَ لَا مُدَالَسَةَ وَ لَا خِدَاعَ فِيْهِ.

وَ لَا تَعْقِدْ عَقْدًا تَجُوْزُ فِيْهِ الْعِلَلُ، وَ لَا تُعَوِّلَنَّ عَلٰى لَحْنِ قَوْلٍ بَعْدَ التَّاْكِيْدِ وَ التَّوْثِقَةِ، وَ لَا يَدْعُوَنَّكَ ضِيْقُ اَمْرٍ لَّزِمَكَ فِيْهِ عَهْدُ اللّٰهِ اِلٰى طَلَبِ انْفِسَاخِهٖ بِغَيْرِ الْحَقِّ، فَاِنَّ صَبْرَكَ عَلٰى ضِيْقِ اَمْرٍ تَرْجُو انْفِرَاجَهٗ وَ فَضْلَ عَاقِبَتِهٖ خَيْرٌ مِّنْ غَدْرٍ تَخَافُ تَبِعَتَهٗ، وَ اَنْ تُحِيْطَ بِكَ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ طِلْبَةٌ، فَلَا تَسْتَقِيْلَ فِيْهَا دُنْيَاكَ وَ لَا اٰخِرَتَكَ.

{۲۹}

اِيَّاكَ وَ الدِّمَآءَ وَ سَفْكَهَا بِغَيْرِ حِلِّهَا، فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ اَدْعٰى لِنِقْمَةٍ، وَ لَآ اَعْظَمَ لِتَبِعَةٍ، وَ لَا اَحْرٰى بِزَوَالِ نِعْمَةٍ وَّ انْقِطَاعِ مُدَّةٍ، مِنْ سَفْكِ الدِّمَآءِ بِغَيْرِ حَقِّهَا، وَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مُبْتَدِئٌ بِالْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ

نتیجہ میں انہوں نے تباہیوں کا اندازہ کیا تھا۔لہٰذا اپنے عہد و پیمان میں غداری اور قول وقرار میں بدعہدی نہ کرنا اور اپنے دشمن پر اچانک حملہ نہ کرنا، کیونکہ اللہ پر جرأت جاہل بدبخت کے علاوہ دوسرا نہیں کرسکتا اور اللہ نے عہد و پیمان کی پابندی کو امن کا پیغام قرار دیا ہے کہ جسے اپنی رحمت سے بندوں میں عام کردیا ہے اور ایسی پناہ گاہ بنایا ہے کہ جس کے دامنِ حفاظت میں پناہ لینے اور اس کے جوار میں منزل کرنے کے لیے وہ تیزی سے بڑھتے ہیں۔لہٰذا اس میں کوئی جعلسازی، فریب کاری اور مکاری نہ ہونا چاہیے۔

اور ایسا کوئی معاہدہ کرو ہی نہ جس میں تاویلوں کی ضرورت پڑنے کا امکان ہو اور معاہدہ کے پختہ اور طے ہوجانے کے بعد اس کے کسی مبہم لفظ کے دوسرے معنی نکال کر فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرو اور اس عہد و پیمانِ خداوندی میں کسی دشواری کا محسوس ہونا تمہارے لیے اس کا باعث نہ ہونا چاہیے کہ تم اسے ناحق منسوخ کرنے کی کوشش کرو۔کیونکہ ایسی دشواریوں کو جھیل لے جانا کہ جن سے چھٹکارے کی اور انجام بخیر ہونے کی امید ہو، اس بدعہدی کرنے سے بہتر ہے جس کے برے انجام کا تمہیں خوف اور اس کا اندیشہ ہو کہ اللہ کے یہاں تم سے اس پر کوئی جواب دہی ہوگی اور اس طرح تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کی تباہی ہوگی۔

{۲۹} خونریزی سے اجتناب

دیکھو! ناحق خونریزیوں سے دامن بچائے رکھنا، کیونکہ عذابِ الٰہی سے قریب اور پاداش کے لحاظ سے سخت اور نعمتوں کے سلب ہونے اور عمر کے خاتمہ کا سبب، ناحق خونریزی سے زیادہ کوئی شے نہیں ہے۔اور قیامت کے دن اللہ سبحانہ سب سے پہلے جو فیصلہ کرے گا وہ انہی خونوں کا جو بندگانِ خدا نے ایک دوسرے کے بہائے ہیں۔لہٰذا ناحق خون بہا کر اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کی کوشش کبھی نہ کرنا، کیونکہ یہ چیز اقتدار کو کمزور اور کھوکھلا کردینے والی ہوتی ہے، بلکہ اس کو بنیادوں سے ہلا کر دوسروں کو سونپ دینے والی۔

اور جان بوجھ کر قتل کے جرم میں اللہ کے سامنے تمہارا کوئی عذر چل سکے گا نہ میرے

فِيمَا تَسَافَكُوْا مِنَ الدِّمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. فَلَا تُقَوِّيَنَّ سُلْطَانَكَ بِسَفْكِ دَمٍ حَرَامٍ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا يُضْعِفُهٗ وَ يُوْهِنُهٗ، بَلْ يُزِيْلُهٗ وَ يَنْقُلُهٗ.

{۳۰}

وَ لَا عُذْرَ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لَا عِنْدِیْ فِیْ قَتْلِ الْعَمْدِ، لِاَنَّ فِيْهِ قَوَدَ الْبَدَنِ، وَ اِنِ ابْتُلِيْتَ بِخَطَاٍ، وَ اَفْرَطَ عَلَيْكَ سَوْطُكَ اَوْ سَيْفُكَ اَوْ يَدُكَ بِالْعُقُوْبَةِ. فَاِنَّ فِی الْوَكْزَةِ فَمَا فَوْقَهَا مَقْتَلَةً. فَلَا تَطْمَحَنَّ بِكَ نَخْوَةُ سُلْطَانِكَ عَنْ اَنْ تُؤَدِّیَ اِلٰی اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ حَقَّهُمْ.

{۳۱}

وَ اِيَّاكَ وَ الْاِعْجَابَ بِنَفْسِكَ وَ الثِّقَةَ بِمَا يُعْجِبُكَ مِنْهَا وَ حُبَّ الْاِطْرَآءِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَوْثَقِ فُرَصِ الشَّيْطٰنِ فِیْ نَفْسِهٖ، لِيَمْحَقَ مَا يَكُوْنُ مِنْ اِحْسَانِ الْمُحْسِنِيْنَ.

{۳۲}

وَ اِيَّاكَ وَ الْمَنَّ عَلٰی رَعِيَّتِكَ بِاِحْسَانِكَ، اَوِ التَّزَيُّدَ فِيْمَا كَانَ مِنْ فِعْلِكَ، اَوْ اَنْ تَعِدَهُمْ فَتُتْبِعَ مَوْعِدَكَ بِخُلْفِكَ، فَاِنَّ الْمَنَّ يُبْطِلُ الْاِحْسَانَ، وَالتَّزَيُّدَ يَذْهَبُ بِنُوْرِ الْحَقِّ، وَ الْخُلْفَ يُوْجِبُ الْمَقْتَ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝﴾ وَ اِيَّاكَ وَ الْعَجَلَةَ بِالْاُمُوْرِ قَبْلَ اَوَانِهَا، اَوِ التَّسَقُّطَ فِيْهَا عِنْدَ اِمْكَانِهَا، اَوِ اللَّجَاجَةَ فِيْهَا اِذَا تَنَكَّرَتْ، اَوِ الْوَهْنَ عَنْهَا اِذَا اسْتَوْضَحَتْ. فَضَعْ كُلَّ اَمْرٍ مَّوْضِعَهٗ، وَ اَوْقِعْ كُلَّ عَمَلٍ مَّوْقِعَهٗ.

سامنے، کیونکہ اس میں قصاص ضروری ہے اور اگر غلطی سے تم اس کے مرتکب ہو جاؤ اور سزا دینے میں تمہارا کوڑا یا تلوار یا ہاتھ حد سے بڑھ جائے، اس لیے کہ کبھی گھونسا اور اس سے بھی چھوٹی ضرب ہلاکت کا سبب ہو جایا کرتی ہے، تو ایسی صورت میں اقتدار کے نشہ میں بے خود ہو کر مقتول کا خون بہا اس کے وارثوں تک پہنچانے میں کوتاہی نہ کرنا۔

{۳۰} خود پسندی سے پرہیز

اور دیکھو! خود پسندی سے بچتے رہنا اور اپنی جو باتیں اچھی معلوم ہوں ان پر اترانا نہیں اور نہ لوگوں کے بڑھا چڑھا کر سراہنے کو پسند کرنا۔ کیونکہ شیطان کو جو مواقع ملا کرتے ہیں، ان میں یہ سب سے زیادہ اس کے نزدیک بھروسے کا ذریعہ ہے کہ وہ اس طرح نیکوکاروں کی نیکیوں پر پانی پھیر دے۔

{۳۱} احسان جتلانے اور جھوٹے وعدوں سے اجتناب

اور رعایا کے ساتھ نیکی کر کے کبھی احسان نہ جتانا اور جو اُن کے ساتھ حسن سلوک کرنا اسے زیادہ نہ سمجھنا اور ان سے وعدہ کر کے بعد میں وعدہ خلافی نہ کرنا۔ کیونکہ احسان جتانا نیکی کو اَکارت کر دیتا ہے اور اپنی بھلائی کو زیادہ خیال کرنا حق کی روشنی کو ختم کر دیتا ہے اور وعدہ خلافی سے اللہ بھی ناراض ہوتا ہے اور بندے بھی۔ چنانچہ اللہ سبحانہ خود فرماتا ہے: ”خدا کے نزدیک یہ بڑی ناراضگی کی چیز ہے کہ تم جو کہو اسے کرو نہیں“۔

{۳۲} موقع شناسی اور حقیقت پسندی

اور دیکھو! وقت سے پہلے کسی کام میں جلد بازی نہ کرنا اور جب اس کا موقع آجائے تو پھر کمزوری نہ دکھانا اور جب صحیح صورت سمجھ میں نہ آئے تو اس پر مصر نہ ہونا اور جب طریق کار واضح ہو جائے تو پھر سستی نہ کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو اور ہر کام کو اس کے موقع پر انجام دو۔

{۳۳}

وَ اِيَّاكَ وَ الِاسْتِئْثَارَ بِمَا النَّاسُ فِيْهِ اُسْوَةٌ، وَ التَّغَابِيَ عَمَّا يُعْنٰى بِهٖ مِمَّا قَدْ وَضَحَ لِلْعُيُوْنِ. فَاِنَّهٗ مَاْخُوْذٌ مِّنْكَ لِغَيْرِكَ، وَ عَمَّا قَلِيْلٍ تَنْكَشِفُ عَنْكَ اَغْطِيَةُ الْاُمُوْرِ، وَ يُنْتَصَفُ مِنْكَ لِلْمَظْلُوْمِ.

اِمْلِكْ حَمِيَّةَ اَنْفِكَ، وَ سَوْرَةَ حَدِّكَ، وَ سَطْوَةَ يَدِكَ، وَ غَرْبَ لِسَانِكَ، وَ احْتَرِسْ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ بِكَفِّ الْبَادِرَةِ، وَ تَاْخِيْرِ السَّطْوَةِ، حَتّٰى يَسْكُنَ غَضَبُكَ فَتَمْلِكَ الْاِخْتِيَارَ، وَ لَنْ تُحْكِمَ ذٰلِكَ مِنْ نَّفْسِكَ، حَتّٰى تُكْثِرَ هُمُوْمَكَ بِذِكْرِ الْمَعَادِ اِلٰى رَبِّكَ.

{۳۴}

وَ الْوَاجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَتَذَكَّرَ مَا مَضٰى لِمَنْ تَقَدَّمَكَ، مِنْ حُكُوْمَةٍ عَادِلَةٍ، اَوْ سُنَّةٍ فَاضِلَةٍ، اَوْ اَثَرٍ عَنْ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اَوْ فَرِيْضَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَتَقْتَدِيَ بِمَا شَاهَدْتَّهٗ مِمَّا عَمِلْنَا بِهٖ فِيْهَا، وَ تَجْتَهِدَ لِنَفْسِكَ فِيْ اتِّبَاعِ مَا عَهِدْتُّ اِلَيْكَ فِيْ عَهْدِيْ هٰذَا وَ اسْتَوْثَقْتُ بِهٖ، مِنَ الْحُجَّةِ لِنَفْسِيْ عَلَيْكَ، لِكَيْلَا تَكُوْنَ لَكَ عِلَّةٌ عِنْدَ تَسَرُّعِ نَفْسِكَ اِلٰى هَوَاهَا.

{۳۳} اختیارات کے غلط استعمال اور بے جا غصے سے پرہیز

اور دیکھو! جن چیزوں میں سب لوگوں کا حق برابر ہوتا ہے اسے اپنے لیے مخصوص نہ کر لینا اور قابل لحاظ حقوق سے غفلت نہ برتنا جو نظروں کے سامنے نمایاں ہوں، کیونکہ دوسروں کے لیے یہ ذمہ داری تم پر عائد ہے۔ اور مستقبل قریب میں تمام معاملات پر سے پردہ ہٹا دیا جائے گا اور تم سے مظلوم کی دادخواہی کر لی جائے گی۔

دیکھو! غضب کی تندی، سرکشی کے جوش، ہاتھ کی جنبش اور زبان کی تیزی پر ہمیشہ قابو رکھو۔ اور ان چیزوں سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ جلد بازی سے کام نہ لو اور سزا دینے میں دیر کرو، یہاں تک کہ تمہارا غصہ کم ہو جائے اور تم اپنے اوپر قابو پالو۔ اور کبھی یہ بات تم اپنے نفس میں پورے طور پر پیدا نہیں کر سکتے جب تک اللہ کی طرف اپنی باز گشت کو یاد کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ان تصورات کو قائم نہ رکھو۔

{۳۴} بزرگوں کے تجربات اور اقوال سے استفادہ

اور تمہیں لازم ہے کہ گزشتہ زمانہ کی چیزوں کو یاد رکھو، خواہ کسی عادل حکومت کا طریق کار ہو، یا کوئی اچھا عمل درآمد ہو، یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث ہو، یا کتاب اللہ میں درج شدہ کوئی فریضہ ہو، تو ان چیزوں کی پیروی کرو جن پر عمل کرتے ہوئے ہمیں دیکھا ہے اور ان ہدایات پر عمل کرتے رہنا جو میں نے اس عہد نامہ میں درج کی ہیں اور ان کے ذریعہ سے میں نے اپنی حجت تم پر قائم کر دی ہے، تا کہ تمہارا نفس اپنی خواہشات کی طرف بڑھے تو تمہارے پاس کوئی عذر نہ ہو۔

{٣٥}

وَ اَنَا اَسْئَلُ اللّٰهَ بِسَعَةِ رَحْمَتِهٖ، وَ عَظِيْمِ قُدْرَتِهٖ عَلٰۤى اِعْطَآءِ كُلِّ رَغْبَةٍ، اَنْ يُّوَفِّقَنِیْ وَ اِيَّاكَ لِمَا فِيْهِ رِضَاهُ، مِنَ الْاِقَامَةِ عَلَى الْعُذْرِ الْوَاضِحِ اِلَيْهِ وَ اِلٰى خَلْقِهٖ، مَعَ حُسْنِ الثَّنَآءِ فِی الْعِبَادِ، وَ جَمِيْلِ الْاَثَرِ فِی الْبِلَادِ، وَ تَمَامِ النِّعْمَةِ وَ تَضْعِيْفِ الْكَرَامَةِ، وَ اَنْ يَّخْتِمَ لِیْ وَ لَكَ بِالسَّعَادَةِ وَ الشَّهَادَةِ، وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاغِبُوْنَ،

وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، وَالسَّلَامُ.

{۳۵} کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے امداد کی درخواست

اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کی وسیع رحمت اور ہر حاجت کے پورا کرنے پر عظیم قدرت کا واسطہ دے کر اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں اس کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا مندی ہے کہ ہم اللہ کے سامنے اور اس کے بندوں کے سامنے ایک کھلا ہوا عذر قائم کر کے سرخرو ہوں اور ساتھ ہی بندوں میں نیک نامی اور ملک میں اچھے اثرات اور اس کی نعمت میں فراوانی اور روز افزوں عزت کو قائم رکھیں اور یہ کہ میرا اور تمہارا خاتمہ سعادت و شہادت پر ہو۔ بیشک ہمیں اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، وَ السَّلَامُ.

حسنِ ختام

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوّتِ حیدری

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

قوّتِ دینِ مبین فرمودہ اش
کائنات آئین پذیر از دُودہ اش
مُرسلِ حق کرد نامش بوتراب
حق ید اللّٰہ خواند در اُمُّ الکتاب

(مفکرِ پاکستان، علامہ محمد اقبال)